صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز اتوار مورخہ 06 اکتوبر 2024ء بمطابق 02 ربیع الثانی 1446ہجری شام سات بجکر تیرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ج فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ ج فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ O اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(ترجمہ): اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: جزاک اللہ جی ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب تاج محمد خان صاحب، ایم پی اے، چھ یوم، 6 اکتوبر تا 11 اکتوبر؛ جناب اشفاق احمد صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، مشیر برائے سیاحت وثقافت آج کے لئے؛ جناب زاہد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ارباب محمد عثمان خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سجاد اللہ خان صاحب، ایم پی اے، دو یوم 6 اور 7 اکتوبر؛ مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب حمید الرحمن صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The Leave is granted.

میں اس ہال میں سابق سپیکر، صوبائی اسمبلی وقومی اسمبلی و سینیئر رہنما پاکستان تحریک انصاف، جناب اسد قیصر صاحب، ایم این اے، محترمہ مشال یوسف زئی صاحبہ، ارباب شیر علی خان صاحب، ایم این اے، ارباب عامر خان صاحب، ایم این اے، محترمہ شاندانہ گلزار صاحبہ، ایم این اے، جناب تیمور خان صاحب جھگڑا، ایکس منسٹر، جناب کامران خان بنگش صاحب، ایکس منسٹر، جناب ساجد نواز خان صاحب، ایکس ایم این اے اور محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایکس ایم پی اے کو اس ہال میں خوش آمدید کہتا ہوں، بہت شکریہ (تالیاں) میں گیلری میں بیٹھی ہوئی تمام پی ٹی آئی کی لیڈر شپ، ورکرز کو جو ریجنل پریذیڈنٹ جناب محمد عاصم خان کی سربراہی میں آئے ہیں، ڈسٹرکٹ پریذیڈنٹ جناب عرفان سلیم صاحب، ڈسٹرکٹ جی ایس ملک شہاب ایڈوکیٹ صاحب، جناب جی ایس آئی ایل ایف کے پی، علی زمان ایڈوکیٹ صاحب، جناب انعام اللہ خان، پریذیڈنٹ انصاف یوتھ ونگ، جناب حسیب اللہ، آئی ایس ایف پریذیڈنٹ پشاور، جناب حفظ الرحمان، تحصیل حسن خیل چیئرمین، میں آپ سب کو اس ہال میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

آج میں یہ چند باتیں کرتا ہوں، یہ جو گیلری میں میرے جوان بیٹھے ہوئے ہیں ان کی توجہ کے لئے میں یہ کر رہا ہوں کہ آج انتظامیہ نے مجھ سے رابطہ کیا کہ پی ٹی آئی ایک بہت بڑا اجتماع کرنے والی ہے جس پہ میں نے پی ٹی آئی کی ریجنل قیادت کو، ضلعی قیادت کو، صوبائی جنرل سیکرٹری کو اور تمام اکابرین کو میں نے درخواست کی کہ یہ جو اسمبلی ہے، یہ اس خیبر پختونخوا کے لوگوں کی نمائندہ ہے، اس اسمبلی کے اندر تمام پارٹیوں کے، جس میں اکثریت پی ٹی آئی کی ہے، ان کے نمائندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ جو حالیہ دو دن کے واقعات ہیں، یہ بہت ضروری ہے کہ انتہائی توجہ کے ساتھ یہ ڈسکس کئے جائیں اور انتہائی توجہ کے ساتھ سنے جائیں۔ اس اسمبلی میں جو بھی کارروائی ہے، وہ Live broadcast ہوتی ہے، اسے مختلف یوٹیوب چینلز پہ دیکھا جا سکتا ہے، اسمبلی کے چینل پہ دیکھا جا سکتا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں دیکھا جا سکتا ہے، میں نے اتنی باتیں، یہ اتنی تمہید اس لئے کی ہے کہ یہاں پر آپ کے

نمائندے بھی بیٹھے ہیں، ہم نے ایک بڑی ناخوشگوار صورتحال کو بدلنے کے لئے آپ سب کو یہاں مدعو کیا ہے کہ جب آپ کے نمائندے موجود ہیں تو آپ یہاں بیٹھیں اور اپنے نمائندوں کو سکون کے ساتھ سنیں، نعرہ بازی آپ نے نہیں کرنی ہے، آپ کے نمائندے اپنی بات کریں گے اور اپوزیشن پارٹیوں کے نمائندے اپنی بات کریں گے، آپ نے تسلی اور تشفی سے سننا ہے، نہ آپ نے Hooting کرنی ہے، نہ نعرہ بازی کرنی ہے، یہ بڑا سنجیدہ اجلاس ہے، تو میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ اس کو بڑی توجہ کے ساتھ سنیں گے، میں اپنی باتوں میں آپ کے ساتھ Clear ہوں، (تالیاں) جتنی میری بہنیں ہیں، خواتین یہاں سامنے خواتین گیلری میں تشریف رکھتی ہیں، میں ان سب کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔

خیبر پختونخواہاؤس اسلام آباد پر اسلام آباد پولیس اور رینجرز کا چھاپہ

<u>جناب سپیکر</u>: آئٹم نمبر 4۔ خیبر پختونخواہاؤس اسلام آباد پر وفاقی حکومت کے اہلکاروں، اسلام آباد پولیس اور رینجرز کی وحشیانہ یلغار، وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، ممبران صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا اور صوبائی ملازمین کے کمروں کے دروازے توڑنے، ربڑ بلٹس اور شیل کا بے دریغ استعمال، خواتین اور Families کے ساتھ بدتمیزی اور مارپیٹ سمیت خیبر پختونخواہاؤس کی املاک کو شدید نقصان پہنچانے اور قبضہ کرنے پر بحث۔ (شیم شیم) دیکھیں، ہمارے درمیان یہ بات طے ہو چکی ہے (شور) او بھئی! خاموش ہو جائیں، خاموش ہو جائیں۔ دیکھیں اگر آپ اس طرح دوبارہ کریں گے تو میں اس بات پر مجبور ہوں گا کہ میں آپ سب کو گیلریوں سے باہر نکال دوں اور اس کے بعد میں وقفہ کر کے پھر اجلاس کو شروع کروں۔ دیکھیں آپ باہر نعرے لگائیں، میں یہاں باہر بھی آپ کو جگہ دوں گا، یہاں باہر کھڑے ہو کر آپ نعرے لگائیں مگر اسمبلی ہال کے اندر نہیں، آپ اس ایوان میں جو آپ کے اپنے ووٹوں سے منتخب ہوئے لوگ ہیں، ان کی باتیں سننے کے لئے آپ کو یہاں بلایا ہے تاکہ آپ کو پتہ ہو کہ یہ وہ فورم ہے جس پر باتیں اعلیٰ ترین سطح پر کی جاتی ہیں، آپ میری بات سمجھ رہے ہیں جی، تو پھر آپ نے دوبارہ نعرے نہیں لگانے ہیں۔ Thank you very much. بہت شکریہ۔ جناب وزیر قانون، خیبر پختونخوا۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون)</u>: شکریہ جناب سپیکر، نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ سپیکر صاحب، کل کے شرمناک اور افسوسناک واقعہ کے اوپر، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سیاسی اور آئینی تاریخ کو ایک بہت بڑے سیاہ باب کے طور پر یاد رکھا جائے گا، لکھا جائے گا جناب سپیکر، تو اس حوالے سے میں چاہوں گا کہ میں سب سے پہلے قرارداد پیش کروں اور اس کے لئے Rule relax کیا جائے۔ تھینک یو۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بولیں گے یا میں آپ کی جگہ خود ہی بولوں Rule کی Relaxation کے لئے؟

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Mr. Speaker, I wish to move that rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended and allow to move the resolution in the House?

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the rule is suspended. Minster for Law.

کنڈی صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ مائیک On کریں۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس میں میری ایک گزارش ہے، بہتر یہی ہو گا کہ ایجنڈا پہ پہلے ڈسکشن ہو جائے اور ہم آخر میں کیونکہ ریزولیوشن کی کاپی ہمارے پاس پہنچ چکی ہے، ہم اس میں کچھ چاہتے ہیں، جس میں امنڈمنٹ کر کے اس کو دوبارہ دیں، تو بہتر یہی ہو گا کہ کچھ Consensus سے اگر چیزیں آجائیں تو زیادہ بہتر ہو گا اور اس ہاؤس کی توقیر بھی بڑھے گی، اس سے پہلے یہ ڈسکشن کر لیں جو ایجنڈا آپ نے کل وہ کیا ہے، تو میرے خیال میں بہتر یہی ہو گا، باقی جس طرح آپ حکم کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، میں چاہوں گا کہ یہ چونکہ انہی واقعات کے حوالے سے یہ قرار دادیں ہیں تو پہلے قرارداد ہو جائے اور اس کے بعد ممبر ز اپنا Opinion دے دیں تو وہ بہتر رہے گا جی۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: دیکھیں، وہ تو پہلے بھی ہم نے Decide کیا ہوا ہے، اگر یہ یکطرفہ قرارداد کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ ہر چیز میں یکطرفہ طور پہ کارروائی کرنا چاہتے ہیں، اگر ان کو شوق ہے تو کر لیں، اگر یہ Consensus build کرنا چاہتے ہیں تو بہتر یہی ہو گا اور اس ایوان کی توقیر اور ان کا مقدمہ اس وقت زیادہ توانا ہو گا جب وہ Consensus سے ہو گا، باقی جس طرح یہ مناسب سمجھتے ہیں ہمیں اس پہ بھی اعتراض نہیں ہے لیکن یکطرفہ چیز جو ہو گی تو ان کی آواز کو اتنی تقویت نہیں بخشے گی۔ شکریہ۔

وزیر قانون: کنڈی صاحب، یہ دوسری قرارداد اس حوالے سے ہے لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب، آپ اس طرح کریں کہ آپ قرارداد پیش کریں، اگر یہ متفق نہ ہوئے تو In between آپ دوبارہ بیٹھ کر اس پہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن دوبارہ لے آئیں۔ اب آپ یہ قرارداد پیش کریں کیونکہ بہت سارے لوگ شہید ہوئے ہیں، سیاسی جدوجہد میں بھی شہید ہوئے ہیں، ہماری فورسز کے لوگ بھی شہید ہوئے ہیں، تو ان سب کے لئے پھر میں جناب امجد صاحب کو کہوں گا کہ وہ پہلے ان سب کے لئے دعائے مغفرت کر لیں۔ ڈاکٹر امجد صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, please.

قرارداد

وزیرقانون: شکریہ جناب سپیکر، میں بطور ممبر صوبائی اسمبلی ورکن صوبائی کابینہ خیبرپختونخوا،ہاؤس کے نوٹس میں چند گزارشات گوش گزار کرانا چاہتا ہوں اور یہ گزارشات اس لئے بھی ضروری ہیں کیونکہ صوبہ خیبرپختونخوا میں آئینی آرڈر کو بروئے کار لانااور اس کی بحالی اس ہاؤس کی مرہون منت ہے۔ سب سے پہلے میں اس ہاؤس کی توجہ وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا کی گمشدگی اور غیر موجودگی کے بارے میں انتظامی سطح پر کسی قسم کی خط وکتابت اور اقدامات کا نہ ہونا جس کی ناکامی کا ذمہ دار چیف سیکرٹری اور متعلقہ سرکاری ادارے ہیں اور یہ قرارداد اسی کڑی کا سلسلہ ہے کیونکہ آئین یعنی آئینی آرڈر کی بحالی جس میںLeader of the Houseکا کردار حرف اول وآخر ہوتا ہے جس کے ساتھ ساتھ نہ صرف ہاؤس کے اعتماد کی بحالی و عوام الناس کااس ایوان پر اعتماد کی بحالی ناگزیر ہے۔ اس قرارداد کابنیادی مقصدLeader of the Houseکی گمشدگی زیر غور لانا ہے کہ جو واقعہ خیبرپختونخواہاؤس اسلام آباد میں پیش آیا جس کے بعد نہ وفاقی حکومت، نہ وفاقی نمائندگان اور نہ موجودہ صوبائی انتظامیہ نے کوئی پیش رفت کی اور نہ مستقبل قریب میں کوئی معقول پیش رفت عیاں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ وفاقی وزیرداخلہ وگورنر خیبرپختونخوااور وفاقی نمائندگان بجائے اس کے کہ وہ صوبہ خیبرپختونخواکے آئینی آرڈر کی بحالی کے لئے صوبائی نمائندگان کو آگاہ کرنے اور اعتماد میں لینے کے بجائے وہ منفی اور غیر آئینی اقدامات یعنی Adventures کو تقویت دینے کی کوشش میں مصروف عمل ہیں۔ لہذا یہ امر ناگزیر ہے کہ یہ اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ سپیکر صوبائی اسمبلی تمام ادارہ جات وفاقی وصوبائی،آئینی آفس ہولڈرز، انتظامی سیکرٹریزاور قانون نافذ کرنے والے اداروں بشمولIntelligence agenciesسے رپورٹ طلب کریں، چونکہ ممبر صوبائی اسمبلی وصوبائی حکومت ریاست ہے جس کی روح آئین پاکستان کے آرٹیکل(1)اور(7) کی صورت میں موجود ہے، چونکہ خیبرپختونخواآئینی تناظر میں فیڈرل ریپبلک کا ایک حصہ ہے جو کہ اس وقت نامکمل ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ سپیکر صوبائی اسمبلی بحیثیت Custodian of the Houseآئین کی پاسداری کرتے ہوئے تمام قانونی اور آئینی اقدامات کو بروئے کار لاتے ہوئے اور اس بابت پیش رفت سے ایوان کو اور اس ہاؤس کو آگاہ کرکے اعتماد میں لیں۔ بہت شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by majority.

(تالیاں)

جناب سپیکر: اسمبلی کی قرارداد کو ملحوظ خاطر رکھ کر میں چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا، انسپکٹر جنرل آف پولیس، خیبر پختونخوااور پرنسپل سیکرٹری وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواکی کل کے لئے طلبی کا حکم صادر کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کیوں بجارہے ہو تالیاں یار؟ جو کہ نہ صرف وہ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے Where about کے بارے میں بتائیں کہ ابھی تک اس بابت میں انہوں نے کیااقدامات اٹھائے ہیں؟اور جو کچھ خیبر پختونخواہاؤس میں ہوا ہے، اس کے اوپر بھی ہمیں یہاں چیمبر میں وہ بریف کریں، سیکرٹری اسمبلی سے، سیکرٹری صاحب اس پہ ڈائریکشن جاری کر دیں ان کو جی۔ جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

خیبر پختونخواہاؤس اسلام آباد پر اسلام آباد پولیس اور رینجرز کا چھاپہ

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): ۔ نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیْمْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے ایک اہم ایشو پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ جمعہ کے دن پاکستان تحریک انصاف کی مرکزی قیادت نے بانی چیئرمین پاکستان تحریک انصاف عمران خان کی Call پہ ایک پرامن احتجاج کا پروگرام بنایا تھااور سپیکر صاحب، آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ ہم بار بار جلسوں کے لئے اور احتجاج کیلئے وفاقی حکومت سے اور پنجاب حکومت سے اجازت لینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ ہمیں پرامن احتجاج اور جلسوں کی اجازت نہیں دیتے جو کہ ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے اور اسی سے وہ پاکستان تحریک انصاف کو پچھلے دو سالوں سے محروم رکھا جارہا ہے اور جس طرح سے پاکستان تحریک انصاف کی ایک منتخب حکومت کو گرایا گیا، وہ بھی سب پاکستانیوں کو پتہ ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، پرسوں ہماراایک پرامن احتجاج جو یہاں سے اس صوبے کے چیف ایگزیکٹیو علی امین خان کی قیادت میں روانہ ہوا، پرامن احتجاج تھااور سب کو پتہ ہے، اس ملک کی جتنی بھی ایجنسیاں ہیں، ان کو بھی پتہ ہے کہ جتنے بھی ہمارے لوگ تھے، وہ سارے نہتے تھے، کسی کے پاس بھی ایسی کوئی غیر قانونی اسلحہ یا کوئی اس طرح کی چیزیں نہیں تھیں، جس پہ یہ ہمارے خلاف، ہمارے احتجاج کے خلاف ایکشن لیتے۔ جناب سپیکر صاحب، پرسوں جب ہم یہاں سے روانہ ہوئے تو سب سے پہلے اٹک کے مقام پہ جہاں سے ہماری باؤنڈری ختم ہو جاتی ہے، وہاں پہ رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں، موٹروے کو تقریباً بیس پچیس جگہ پہ کھودا گیا تھا، جو اس ملک کے لوگوں کے ٹیکس کے پیسوں سے بنا موٹروے ہے اس میں خندقیں کھودی گئی تھیں، کنٹینرز لگائے گئے تھے، پنجاب پولیس اور اس کے ساتھ رینجرز کے دستے وہاں پہ Depute ہوئے تھے اور جب ہمارا یہ پرامن قافلہ اٹک پل کو Cross کر کے گیا تو وہاں پر ہمارے اوپر، ہمارے جتنے بھی کارکن تھے، جو پرامن تھے، ان کے اوپر آنسو گیس کی شیلنگ اور اس کے ساتھ ساتھ Direct straight firing شروع ہو گئی، اس میں ہمارے بہت سے کارکن زخمی بھی ہوئے اور بہت سے لوگوں کو وہاں پہ گیارہ بائیس (Rescue 1122) اور جو ہماری میڈیکل ٹیمز تھیں، انہوں نے First aid بھی دیا۔ جناب سپیکر صاحب، پھر

ساری رات صبح ساڑھے آٹھ بجے تک برہان انٹرچینج پہ ہمارے اوپر اس طرح آنسو گیس گراتے رہے جیسے ہم کسی دشمن ملک سے آئے ہوئے لوگ ہوں یا خدا نخواستہ کوئی دہشت گرد ہوں، تو یہ ظلم بھی کیا گیا، پھر ہمارا جانا صرف ڈی چوک تک تھا اور ہمیں حکم تھا کہ ڈی چوک تک جا کر اپنا پرامن احتجاج کریں اور پھر اس کو ختم کریں۔ جب چیف منسٹر صاحب اور ہمارے کارکن جن کا آئینی حق ہے، وہ جب ڈی چوک پہ پہنچ گئے تو سب کو پتہ ہے کہ علی امین صاحب دو تین منٹ کی Short speech کر کے چلے گئے 'کے پی ہاؤس' میں اور جس طرح سپیکر صاحب، آپ کو بھی پتہ ہے اور سب پاکستان کو پتہ ہے کہ 'کے پی ہاؤس' ہماری واحد وہ جگہ ہے اسلام آباد میں جو فیڈریشن کی علامت ہے، یعنی 'کے پی ہاؤس' میں وہ لوگ جو ہمارے ایم پی ایز، ایم این ایز اور سینیٹرز جو KP سے تعلق رکھتے ہیں، وہ وہاں پہ جاتے ہیں، یہ ہمارے لئے ایک مقدس مقام ہے جس طرح اسٹیبلشمنٹ کیلئے جی ایچ کیو اور کور کمانڈر ہاؤس مقدس ہیں تو اس طرح اس ایوان کے جتنے بھی لوگ ہیں اور اس صوبہ کے عوام کیلئے 'کے پی ہاؤس' اتنا ہی ان کے لئے مقدس ہے جتنا کہ کور کمانڈر ہاؤس ہے، جتنا کہ جی ایچ کیو یا جتنی بھی اسٹیبلشمٹ کی جگہیں ان کے لئے مقدس ہیں لیکن جب وہاں پہ علی امین صاحب جاتے ہیں تو غیر قانونی طور اور غیر آئینی طور پہ وہاں پہ اسلام آباد کی پولیس اور اس کے ساتھ رینجرز وہ 'کے پی ہاؤس' پہ Raid کرتے ہیں اور ہمارے صوبے کے ایک منتخب وزیراعلیٰ جو کل سے آج تک Missing اور دو تہائی اکثریت والا وزیراعلیٰ سب کو یہاں پہ پتہ ہے کہ وہ اس صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہیں لیکن میرے خیال میں پاکستان کی ستتر (77) سالہ تاریخ میں اس طرح المیہ کبھی بھی نہیں آیا کہ ایک منتخب وزیراعلیٰ کو آپ وہاں پہ Raid کریں، اس کو Missing کریں اور آج تک اس کا پتہ نہیں ہے۔ سپیکر صاحب، جس طرح آج آپ نے رولنگ دی کہ کل آئی جی اور چیف سیکرٹری یہاں پہ آ جائیں، تو میرے خیال یہ Responsibility ان کی بنتی ہے کیونکہ وزیراعلیٰ صاحب کیلئے Missing نہیں ہیں، ان کے ساتھ ہمارے دو تین ایم پی ایز بھی Missing ہیں۔ اس کے علاوہ وزیراعلیٰ صاحب کا سٹاف جو ان کی سیکیورٹی پہ معمور لوگ تھے، وہ بھی Missing ہیں، تو میرے خیال میں اگر اس طرح روایت پاکستان میں ستتر (77) سال بعد نئی روایت بنتی ہے تو پھر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ جناب سپیکر صاحب، اگر یہ اسٹیبلشمنٹ یا یہ ایجنسیاں جو اس ملک کی بقاء کیلئے اور اس ملک کی حفاظت کیلئے بیٹھے ہیں، اگر وہ ایک پولیٹیکل پارٹی کے خلاف اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں جو غیر قانونی اور غیر آئینی ہیں، میں پوچھنا چاہوں گا کہ کونسے آئین میں لکھا ہے کہ آپ ایک منتخب وزیراعلیٰ کے اوپر Raid کریں اور اس کو Missing کریں؟ ہم نے سوات آپریشن میں، وزیرستان آپریشن میں اور کوئٹہ میں ہم سنتے تھے کہ وہاں پہ لوگ Missing ہو جاتے ہیں لیکن ہم نے یہ کبھی نہیں سنا کہ ایک منتخب نمائندہ Missing ہوا ہے یا ایک صوبے کا وزیراعلیٰ Missing ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ پاکستان کی تاریخ میں لکھا جائے گا کہ اس اسٹیبلشمنٹ نے جو یہاں پہ مسلط ہے پورے ملک میں، یا تو اس طرح کریں کہ اسٹیبلشمنٹ آ جائے اور اس سارے ملک کو Takeover کر لے، قبضہ کر لے، ستتر (77) سال میں ویسے بھی چالیس سال انہوں نے حکومت کی ہے، انہوں نے آمریت کے Through حکومت کی ہے تو باقی بھی کر لے، یہ اسمبلیاں ختم کریں، کوئی ضرورت نہیں کہ ہم اسمبلی میں آ جائیں، ہم تو اسمبلی میں لوگوں

کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں، یہ بھی لوگوں کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آجائیں اور اپنے بندے بٹھا کر لائیں، اپنا کرنل بٹھادیں، اپنا جنرل بٹھادیں، اپنا میجر بٹھادیں ان اسمبلیوں میں، اگر وہ ملک چلا سکتے ہیں تو چلائیں، اگر یہ ملک نہیں چلا سکتے اور یہ چالیس سال انہوں نے اس ملک پہ حکومت کی ہے اور اس ملک کا بیڑا غرق کیا ہے تو میرے خیال میں اگر یہ اس ملک کو نہیں چلا سکتے، یہ تو اپنے سات آٹھ لاکھ فوج کو بھی نہیں چلا سکتے، تو یہ چوبیس کروڑ عوام کو کیسے چلائیں گے اور اس پاکستان کو کیسے چلائیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت بڑا المیہ ہے، ہم آپ کی وساطت سے آج Clear instruction اور Clear ruling چاہتے ہیں کہ سی ایم صاحب کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر آنا چاہیئے کیونکہ وفاقی حکومت کا جو وہ ٹٹو بیٹھا ہوا ہے محسن نقوی، آج انہوں نے کہا ہے کہ کسی بھی ایجنسی کے پاس سی ایم صاحب نہیں ہیں۔ سپیکر صاحب، اگر ملک کا ایک وزیر داخلہ اس طرح کا Statement دیتا ہے تو پھر مجھے بتائیں، اگر اس ملک میں ایک منتخب وزیراعلیٰ اور دو تہائی اکثریت کے صوبے والا وزیراعلیٰ کا پتہ نہیں ہے اور اس کی جان محفوظ نہیں ہے تو کیا اس ملک کے چوبیس کروڑ عوام محفوظ ہیں؟ یہ محفوظ نہیں ہیں جناب سپیکر صاحب، اور وہاں 'کے پی ہاؤس' میں جو ہوا، یہ جن لوگوں کو لے کر آئے تھے، اسلام آباد پولیس اور رینجرز کو، تو انہوں نے وہاں پہ نہ خواتین کو بخشا، نہ وہاں پہ انہوں نے بزرگوں کو بخشا، نہ وہاں پہ انہوں نے نوجوانوں کو بخشا، ان کو مارا پیٹا بھی اور اس کے ساتھ ساتھ جو انہوں نے جو چوری کی، جو ڈکیتی کی جناب سپیکر صاحب، یہ تو ڈاکہ مار لوگ ہیں، ڈاکے کرنے کیلئے آئے تھے، لوگوں کی گاڑیوں سے پیسے چرائے، لوگوں کی گاڑیوں سے جوتے تک چرا کر لے گئے، کپڑے تک چرا کر لے کر گئے، تو میرے خیال میں اگر ہمارے ملک کی پولیس کا، سیکیورٹی ایجنسیوں کا یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ پہلے تو انہوں نے KP میں جب ہماری حکومت ختم ہوئی اور نو(9) مئی کا انہوں نے ایک ڈرامہ رچایا، ایک خود ساختہ ڈرامہ رچایا اور جب ہم کہتے ہیں کہ اس ڈرامے کی جوڈیشل انکوائری کریں تو پھر کوئی ان کی جوڈیشل انکوائری نہیں کرتا، نہ سپریم کورٹ کرتی ہے اور نہ یہ Imported حکومت کرتی ہے اگر وہ ڈرامہ بے نقاب ہوتا ہے، تو یہ اسٹیبلشمنٹ بے نقاب ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے یہ سارا کرایا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، ہم تو کہتے ہیں کہ جتنی بھی پاکستان تحریک انصاف کی لیڈرشپ تھی یا کارکن تھے، اگر وہ نو(9) مئی میں ملوث تھے تو ان کو پیش کریں عدالتوں میں، اگر وہ گنہگار ہیں تو ان کو سزا ہوگی، اگر وہ گنہگار نہیں ہیں اور ان کے خلاف آپ کے پاس کوئی Evidence نہیں ہے تو میرے خیال میں پھر آپ خود چور ہیں، ڈرامہ آپ لوگوں نے خود رچایا تھا اور جس طرح خان صاحب کہہ رہا ہے کہ نو(9) مئی کی جوڈیشل انکوائری کرائیں لیکن ابھی تک ایک سال نہیں بلکہ دو سال ہو گئے ہیں لیکن سپیکر صاحب، انہوں نے یہ خود ساختہ ڈرامہ رچایا تھا، اس کی جوڈیشل انکوائری بھی نہیں کرنی دیتے کیونکہ ہم تو کہتے ہیں کہ ہر جگہ پہ سی سی ٹی وی فوٹیجز اور کیمرے لگے ہوئے ہیں، تو ان فوٹیجز کو نکالو، ان ویڈیوز کو نکالو تاکہ جن لوگوں نے یہ کیا تھا ان کو سزا ملے، یہ تو وہ کراتے نہیں ہیں، سارا ڈرامہ انہوں نے خود کرایا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، 'کے پی ہاؤس' میں انہوں نے جو چوری کی، جو ڈکیتی کی اور جو لوگوں کو Missing کیا ہے، اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور میرے خیال میں اس ملک کی بقاء، اس ملک کی سلامتی، یہ ان لوگوں کو عزیز نہیں ہے، میرے خیال میں یہ صرف لوٹ مار کے لئے

بیٹھے ہیں، یہ چاہتے کہ یہ باقیماندہ پاکستان ہے، اس کو لوٹ مار کے ذریعے باہر کے ملکوں میں لے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جس طرح جو حرکت ہو رہی ہے اور یہ جو فیڈریشن آج نامکمل ہے کیونکہ ایک صوبے کا وزیر اعلیٰ Missing ہے اور آج تک کوئی بھی ذمہ داری نہیں لیتا، تو جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت بڑا Question mark ہے کہ کہاں ہیں ہمارے سی ایم صاحب؟ ان کو چوبیس گھنٹوں کے اندر آنا چاہیئے، لانا چاہئیے اور ان کو باقاعدہ طور پہ یہ سب روئیداد ان کو سنانی چاہیئے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا اور اس ملک کے یہ لوگ جو یہاں پہ مسلط ہیں، میں پی ڈی ایم اور میں اپوزیشن کو کچھ نہیں کہوں گا، ہمارا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا ہے ہی نہیں، بلکہ جھگڑا تو ڈائریکٹ اسٹیبلشمنٹ نے ہمارے ساتھ شروع کیا اور زیادتی شروع کی ہے، (تالیاں) اس ملک کی تنزلی کی ذمہ دار اسٹیبلشمنٹ ہے، ہمارا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا ہے ہی نہیں، اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ کل ان کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا، آج ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اور کل بھی ان کے ساتھ یہی ہو گا، کل بھی ہو گا کیونکہ یہ آپس میں ہمیں لڑا رہے ہیں، ساری پارٹیوں کو لڑا رہے ہیں اور جو مراعات ہیں اور جو Benefits ہیں وہ خود لے رہے ہیں اور ہمیں لڑا کر، اس لئے میں آج اپوزیشن پہ کوئی بات کروں گا ہی نہیں، بلکہ اپوزشن سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کیونکہ چیف منسٹر کیلئے پاکستان تحریک انصاف کا چیف منسٹر نہیں ہے، وہ اس صوبے کا چیف منسٹر ہے، اس صوبے کے چار کروڑ عوام کا چیف منسٹر ہے اور آپ سب کا چیف منسٹر ہے، اپوزیشن کا بھی چیف منسٹر ہے، وہ اکیلا کسی کا چیف منسٹر نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اپوزیشن کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی ان کے لئے آواز اٹھائے کیونکہ اگر یہ روایت آج یہاں شروع ہو گئی تو کل پھر یہ ہر پارٹی کے چیف منسٹر کے ساتھ، ہر حکومت کے چیف منسٹر کے ساتھ اس طرح کریں گے اور سب کو بے عزت اور ذلیل کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح ہمارے دو تین ایم پی ایز بھی Missing ہیں، ان کو بھی Release ہونا چاہیئے کہ وہ بھی آ جائیں، آپ اس کے بارے میں بھی Production orders جاری کریں تاکہ وہ بھی آ جائیں، ان بیچاروں نے کیا گناہ کیا تھا جناب سپیکر صاحب، ان کے ساتھ ہمارے ہزاروں کارکن ابھی تک جو ہماری اطلاعات ہیں، کوئی دو ڈھائی ہزار کارکن غیر قانونی اور غیر آئینی طور پہ گرفتار ہیں، وہ لوگ جو پرامن احتجاج کے لئے گئے تھے وہ سارے وہاں پہ گرفتار ہیں، ان کو بھی Release ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ ہماری حکومت تھی مرکز میں، تو اس وقت مولانا صاحب نے بھی دو دفعہ لانگ مارچ کیا تھا اور ایک دفعہ جب وہاں بارش شروع ہو گئی اور ٹھنڈ سے وہ لوگ بے حال ہو گئے تو ہمارے وہ مرد میدان عمران خان جو آج جیل میں بے گناہ بیٹھا ہوا ہے، انہوں نے حکم دیا کہ ان کے لئے کھانا بھی لے جاؤ، ان مظاہرین کے لئے جو دھرنے میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے لئے گرم بستر بھی لے جاؤ اور اس پہ عمل بھی کیا گیا اور ان کے لئے کھانا کھانے کا بھی بندوبست کیا گیا تھا اور ان کے لئے بسترے بھی لے کے گئے تھے۔ بلاول صاحب اور مسلم لیگ نے بھی وہاں پہ لانگ مارچ کیا تھا لیکن جناب سپیکر صاحب، اس حکومت نے، ہماری جو حکومت تھی، پی ٹی آئی کی حکومت نے اس کے اوپر کوئی قدغن نہیں لگایا تھا، انہوں نے ان کو نہیں روکا تھا اور خان صاحب جب پرائم منسٹر تھے تو انہوں نے کھلے دل سے کہا تھا کہ یہ ان کا Legal right ہے، ان کو آنا چاہیئے اور وہ گئے، چار پانچ لانگ مارچ ہو گئے،

دھرنے ہوگئے لیکن کسی نے بھی نہیں روکا لیکن آج پاکستان تحریک انصاف اپنے حق کے لئے اور خان صاحب کی رہائی کے لئے پرامن احتجاج کرتی ہے تو آج ان کے اوپر شیل، آنسو گیس کے شیل برسائے جاتے ہیں، ان کے اوپر Straight firing ہو جاتی ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ کیا کیا وہاں پہ نہیں ہوا، اور آج ہمارے اتنے لوگ گرفتار ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کل جو واقعہ ہوا ہے، اس پہ یہ سارا ایوان غمزدہ بھی ہے، غصے میں بھی ہے اور سارے پاکستان کے عوام غصے میں ہیں جناب سپیکر صاحب، پاکستان تحریک انصاف صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام اب سمجھتے ہیں کہ اس صوبے میں یا تو قانون کی حکمرانی ہوگی یا اسٹیبلشمنٹ کی حکمرانی ہوگی اگر اسٹیبلشمنٹ نے یہاں بھی حکمرانی کرنی ہے اور غیر قانونی طور پہ کرنی ہے کیونکہ ابھی ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہ کوشش کریں گے آرٹیکل 149 کے تحت کہ یہ چیف سیکرٹری کو اختیارات Delegate کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہم نے کشتیاں جلائی ہیں، ہم سیاست کریں گے حق کے ساتھ، سچ کے ساتھ، اگر اس طرح کی کوئی غیر قانونی حرکت ہوتی ہے اور اختیارات کو اس صوبے کے چیف سیکرٹری کو حوالہ کیا جاتا ہے تو ہم ان شاء اللہ اس کو نہیں مانیں گے۔ جس طرح نو(9) مئی کے بعد یا خان صاحب کی گرفتاری کے بعد ہم نے جدوجہد کی ہے، Rule of Law کے لئے جدوجہد کی ہے، جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے، اس طرح ان شاء اللہ ہماری جدوجہد اسمبلی میں بھی جاری رہے گی اور ہماری جدوجہد سڑکوں پر بھی جاری رہے گی اور ہماری جدوجہد ان شاء اللہ اپنی قوم کو جاکر سچ سچ بتائیں گے کہ اس ملک کے ساتھ کیا کھلواڑ ہوتا رہا ہے ستتر(77) سال سے، تو اس کے لئے ان شاء اللہ ہم تیار ہیں، یہ جتنے بھی جتن کریں، یہ جتنے بھی غیر قانونی کام کریں، یہ جتنی بھی غیر قانونی ایف آئی آرز کریں، یہ جتنے بھی لوگوں کو Missing کریں، ان شاء اللہ ہم اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے، حق اور سچ کی جدوجہد کو جاری رکھیں گے، خان صاحب کے ساتھ ہم شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے اور ان شاء اللہ اس کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے اور اس ملک میں قانون کی حکمرانی لائیں گے اور اس ملک میں حقیقی جمہوریت اور حقیقی آزادی کو لائیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اے جی صاحب تشریف فرما ہیں ناں، اے جی صاحب! مجھے دو باتیں ذرا Clarify کر دیں، ایک آپ خیبر پختونخوا ہاؤس اسلام آباد کا Status مجھے Clarify کریں اور دوسرا جو ڈاکٹر امجد صاحب نے آرٹیکل 149 (1) کا جو ذکر کیا ہے، تو یہ دونوں چیزیں مجھے ذرا Kindly clarify کر دیں، ہاؤس کو بھی Clarify ہو جائیں گی تاکہ آج اس پہ پھر Further کوئی بحث ہوتی ہے تو۔

<u>Mr. Shah Faisal (Advocate General):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, Speaker Sahib. First of all, I will clarify to this House that the Advocate General of any province has got the right to speak before the Floor of the House-----

<u>Mr. Speaker</u>: Yes, of course.

ایڈوکیٹ جنرل: تھینک یو سر۔اب جہاں تک بات 'کے پی ہاؤس' کی ہے تو 'کے پی ہاؤس' وہ KP کا حصہ ہے، جیسے کسی ملک میں کسی دوسرے ملک میں ایک ایمبیسی ہوتی ہے جس کو ایک Immunity حاصل ہوتی ہے، ادھر کوئی بندہ بغیر کسی اجازت اور بغیر کسی وجہ کے داخل نہیں ہو سکتا Similar is the status of the KP House or similar is the status of Sindh House, Baluchistan House and Punjab House۔اب جو واقعہ ہم نے دیکھا، جو Entry ہوئی اور اس کے بعد جو توڑ پھوڑ ہوئی تو یہ Totally criminal trespass کے زمرے میں آتا ہے، رینجرز نے اندر جاکر جو کیا اور لوگوں کو اٹھایا، مار پیٹ کی، وہ Criminal trespass ہی ہے، تو اس کا Status similar is the status of any embassy in another country. جہاں تک آپ نے آرٹیکل 149 کی بات کی تو میں آرٹیکل 149 کو Simple سا، تھوڑا سا میں پڑھ لیتا ہوں_ Direction to Province in certain cases_ اس میں فیڈرل گورنمنٹ پراونس کو ڈائریکشن دیتی ہے لیکن جب کوئی اتھارٹی کو Empower کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ Conditions لگائی جاتی ہیں کہ اس صورت میں اور اس صورت میں اور اس صورت میں یہ Power exercise ہوں گی لیکن یہاں جو ہم نے سنا، ریزولیوشن پاس ہوئی تو اس کے مطابق جو ہے آرٹیکل 149 کا اطلاق اس زمرے میں نہیں ہوتا، اس وقت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی جو Conditions ہیں وہ Fulfill ہی نہیں ہوتیں، جیسے میرے بھائی نے بتایا کہ یہ چیف سیکرٹری صاحب کو Powers دینے کی سوچ رہے ہیں تو Chief Secretary has been failed, this House has called him to come over here and reply، آپ کا چیف منسٹر کب سے غائب ہے؟ آپ نے ابھی تک اس کے لئے نہ کوئی لیٹر لکھا، آپ نے اس کے لئے کچھ نہ کیا، تو میرے خیال میں چیف سیکرٹری تو خود ہی جو ہے وہ اپنی Negligence اور اس کو میں Willfully negligence کہوں گا، اس کی وجہ سے وہ تو اس کا Entitled ہی نہیں ہے کہ اس کو Empower کیا جائے آرٹیکل 149 کے تحت، تو آرٹیکل 149 کا اطلاق اس پر اس زمرے میں نہیں ہوتا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ یہ بات تو Clear ہو گئی کہ خیبر پختونخواہاؤس اسلام آباد خیبر پختونخوا کا حصہ ہے،. یعنی کہ خیبر پختونخواہاؤس پہ رینجرز کا، آئی جی اسلام آباد کا، میں یہ بات خود (مداخلت) مکمل کر لوں تو آپ بات کریں، یہ نثار باز صاحب کا مائیک ذرا On کریں۔

جناب محمد نثار: اگر ہم 'کے پی ہاؤس' یعنی خیبر پختونخواہاؤس کی بات کرتے ہیں تو اس کے ساتھ ملحقہ فاٹاہاؤس بھی ہے، چونکہ سابق فاٹا پختونخوا کا حصہ بن چکا ہے تو اس فاٹاہاؤس کے بارے میں پوچھا جائے کہ وہ اس وقت کس کے پاس ہے، کس کی اتھارٹی میں ہے؟ اس کے لئے بھی تھوڑی ہمت ہونی چاہیئے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آپ نے مجھ سے بات ہی بھلادی یار، ہاں تو خیبر پختونخوا ہاؤس پہ رینجرز اور آئی جی پولیس اسلام آباد کی سربراہی میں یلغار کیا گیا، کیا وفاق حکومت یا اسٹیبلشمنٹ خیبر پختونخوا کو اپنا Federating unit تصور نہیں کرتی؟ کیا خیبر پختونخوا کے لوگوں کے Rights اس وفاق کے نیچے Reserved نہیں ہیں؟ یہ Question mark ہے، آپ لوگ بھی اس بات کو ڈسکس کریں اور آخر میں اس کو ہم Conclude کریں گے۔ اور جہاں تک وزیر قانون صاحب، جس طرح نثار باز صاحب نے جو Identify کیا ہے، بالکل ٹھیک Identification کی ہے، فاٹا ہاؤس تعمیر ہوا اس خیبر پختونخوا کے خرچے سے، خیبر پختونخوا کے لوگوں کے خرچے سے، جب ایکس فاٹا کا جو Merger ہوا اس صوبے میں، تو اس کے بعد ابھی تک خیبر پختونخوا کے منتخب نمائندوں نے اس کو Enjoy نہیں کیا اس کا Status، تو یہ بھی Kindly مجھے کل اس پہ آپ ذرا چیف سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں، چیف سیکرٹری صاحب ویسے تو آئیں گے، تو اس سے ہم پوچھ لیں گے، آپ بھی اس کو ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ یہ کس قاعدے اور قانون کے تحت اور کیوں دیا گیا ہے اور کس کو دیا گیا ہے؟ یہ خیبر پختونخوا کے لوگوں کا حق ہے اور یہ کوسچن بھی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، میں Custodian of the House ہوں، Usually سپیکر بات نہیں کرتے مگر یہ جو میں صورتحال دیکھ رہا ہوں جو پچھلے دس پندرہ اجلاسوں میں میں نے آپ سب لوگوں کی باتیں سنی ہیں، یہ مجھے اس بات پہ مجبور کرتی ہیں، یہ چند چیزیں ہیں کہ میں آپ کے سامنے بھی رکھوں اور لوگوں کے سامنے بھی رکھوں کہ کیا خیبر پختونخوا کا Status جس طرح مقبوضہ کشمیر کا انڈیا میں Status ہے، یہ اس طرح کا Status ہے یا یہ ایک Proper federating unit ہے جس کے لوگوں کے اور جس کے منتخب نمائندوں کے، اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ Breach ہوا ہے، فوجی آجاتے ہیں، ادھر آجاتے ہیں اور کہتے ہیں اٹھوا گلا گیر لگاؤ، تمھیں ادھر بند کردیں گے، ادھر بند کردیں گے، بحیثیت قوم ہم سمیت تمام کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے، اداروں کو بھی اور ہمیں بھی۔ جی جناب میجر سجاد صاحب۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ جناب سپیکر، کس سے کیا گلہ کریں، کس کس کا نام لیں اور کس نے کیا کیا اور کیا کہا؟ کیسے عمل کیا، کیسے آئین کو توڑا، کیسے آئین کی پامالی کی، کیسے قانون کو توڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ "من آنم کہ من دانم می کشم ناقہ بے زمام را" جناب سپیکر، ہمارے جس طرح ڈاکٹر صاحب نے بھی تفصیل سے بات کی کہ پرامن طریقے سے ایک احتجاج ریکارڈ کرایا جا رہا ہے اور اپنے اپنے حلقوں سے، اپنے ورکروں سمیت ایک جوش کے ساتھ، جذبے کے ساتھ، جنون کے ساتھ، کہ قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر ہم احتجاج کر رہے ہیں، اپنے قائد کے خلاف غلط اور ناجائز مقدمات جو بنائے گئے ہیں اور پھر ان کو پابند سلاسل رکھا ہوا ہے اور اس کا ہم حساب لینے کے لئے اور اپنے قائد کو چھڑوانے کے لئے ہر قانونی طریقے سے، نہ ہم نے قانون توڑا، نہ ہم نے آئین توڑا لیکن جناب سپیکر، یہ ہمارا سارا ہاؤس گواہ ہے، جب ہم گئے ہیں تو یہاں تک رکاوٹیں کھڑی کی گئی ہیں کہ موٹروے کو کاٹا گیا اور پھر جب ہم پنجاب کی طرف جاتے ہیں تو ہمیں ایسے طنزیہ قسم کے فقرے سننا پڑتے ہیں جس طرح ہم کسی اور ریاست کے باشندے ہیں اور کوئی غیر جمہوری یا پھر ریاست کے خلاف کوئی ہم ایسا ہنگامہ کرنے والے ہیں جس سے ریاست ٹوٹ جاتی ہے۔ جناب

سپیکر، یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے یا ایک دو سالوں کی بات نہیں ہے، یہ جب سے پاکستان بنا ہے، یہاں پر Political space کو Absorbed نہیں کیا جارہا،Political space دیا ہی نہیں جارہا۔ سب سے پہلے جونہی پاکستان بنا ہے، ڈاکٹر خان صاحب کی حکومت پر چھرا پھیر دیا گیا کیونکہ وہ ایک منتخب حکومت تھی، پھر اس کے بعد فاطمہ جناح کے ساتھ جو ہوا، وہ سب کے سامنے ہے کہ الیکشن ریزلٹس کیسے چینج کئے گئے، پھر اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو منتخب وزیراعظم کے ساتھ کیا ہوا؟ میں اپوزیشن سے بھی کہتا ہوں کہ ہم کوئی چھپانے والی بات نہیں کرتے، بے نظیر کے ساتھ جو ہوا، پھر نواز شریف کے ساتھ جو ہوا، پھر ہمارے قائد کے ساتھ جو ہوا، یہ ایک حقیقت ہے جناب سپیکر، یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت پاکستان میں چوبیس کروڑ عوام کا، اگر کوئی بھی عوام کے دل میں بستا ہے تو وہ خان صاحب بستے ہیں، تمام چوبیس کروڑ عوام اس وقت صرف اور صرف ایک ہی شخصیت کو وزیراعظم اور اپنا سربراہ ماننا پسند کرتے ہیں اور جانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایک وہ خان صاحب ہیں۔ اب یہ سارے لوگ پختونخوا کے جب اٹھ کر جاتے ہیں اور پھر ان ناجائز مقدمات کا پوچھنے کے لئے جاتے ہیں اور قوم کی حقیقی آزادی کے بارے میں جب بات کرنا چاہتے ہیں تو یہ پھر ان لوگوں کو اچھی اور گوار نہیں گزرتی جن کی مسلسل ایک تاریخ بنی ہوئی ہے کہ وہ کبھی کسی کو Political space نہیں دیں گے۔ جناب سپیکر، ہمارے ملک میں جتنے بھی فیصلے ہو رہے ہیں، ان میں کسی بھی طریقے سے جمہوری انداز نہیں ہے اور نہ جمہوری انداز ان فیصلوں پر اثر انداز ہونے کو برداشت کرتے ہیں۔ اب بات یہاں تک پہنچی ہے کہ اس وقت ہم جتنے بھی دیکھ رہے ہیں، ہمارے جتنے بھی عوام ہیں، ان کے جوش اور ان کے جذبے کو حقیقی آزادی کے لئے وہ ان کو کسی طریقے سے انہوں نے توڑنا ہے، ہمارے عوام کے جذبات کے ساتھ کھیلا جارہا ہے اور اس وقت ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں جناب سپیکر، کہ:

ے پہ ننواتو پہ جرگو اونہ شوہ
قصہ قصہ شوہ پہ قصو اونہ شوہ
طالبہ خان د یار کوخہ کبنې مړ کړہ
نور د ملا پہ تعویذونو نہ شوہ

جناب سپیکر، اس کے علاوہ ہمارے پاس چارہ ہی کوئی نہیں ہے کیونکہ جب آپ کو پولیٹیکل انداز سے برداشت نہیں کیا جائے گا تو ہمارے پاس اور کیا راستہ ہے؟ ہم بار بار جائیں گے، ہم عدم تشدد کے پیروکار ہیں، ہم پھر بھی جائیں گے اور ہم پھر بھی سوال کریں گے، منت کریں گے، زاری کریں گے لیکن ہم کبھی تشدد پر نہیں اتریں گے، ہمارے ہاں بہت زیادہ کوششیں کی گئیں کہ کسی طریقے سے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کو، پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کو کسی طریقے سے اٹھا لیا جائے تاکہ یہ تشدد پر اتر آئیں لیکن میں شاباش دیتا ہوں اپنے ورکرز کو، اپنی قیادت کو کہ انہوں نے ایک زبردست قسم کی مثال قائم کی، ایک تاریخ رقم کر دی کہ ہم نے قانون کو کبھی ہاتھ میں نہیں لیا، ہمارے ورکرز پہ کل گولیاں برسائی گئیں جناب سپیکر، ہم آپ کو وہ سارے شواہد دکھادیں گے، لوگ تو آنسو گیس کی بات کر رہے ہیں، آنسو گیس شیلنگ کی بات کر رہے ہیں، ربڑ گولیوں کی بات کر رہے ہیں لیکن جناب

سپیکر، کل ہم پر گولیاں برسائی گئیں، تب بھی پاکستان تحریک انصاف کی نہ قیادت نے اور نہ کسی سیاسی ورکر نے کبھی جواب دیا، ہم نے سینوں پہ گولیاں کھائیں لیکن ریاست کے سامنے ہم کھڑے نہیں ہوئے، ہم نے ربڑ کی گولیاں سینوں پہ کھائیں لیکن ہم نے ریاست کے سامنے، قانون کے سامنے کبھی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ جناب سپیکر، سب سے زیادہ بڑاالمیہ یہ ہے کہ ان کو وہ اثر ہو ہی نہیں رہا ہے، وہ سن ہی نہیں رہے ہیں، وہ دیکھ ہی نہیں رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ پورے عوام، پوری مملکت، پورا پاکستان، چوبیس کروڑ عوام، ان کی خواہش، ان کی چاہت حقیقی آزادی اور حقیقی آزادی کا کون علمبردار ہے؟ وہ خان صاحب، (تالیاں) اس کو جیل میں رکھا ہی اسی لئے ہے تاکہ لوگوں کو جو شعور ملا ہے، جو خان صاحب نے ان کو شعور دیا تھا، کہ کسی طریقے سے اس شعور کو چھین لیا جائے لیکن جناب سپیکر، وہ حالات ابھی چلے گئے ہیں، جب قوم بیدار ہو جاتی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ سب کچھ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور پھر جو ہے ناں ان کے پاس کچھ بس میں ہی نہ رہے اور پھر ہمارے پختونخوا کے ساتھ تو ایک سوتیلی ماں جیسا سلوک، اور ہمیں توریاستی سمجھا ہی نہیں جارہا ہے، بھئی! باقی صوبوں سے بھی، باقی اکائیوں سے بھی لوگ آتے ہیں، ان کے ساتھ رویہ اس طرح کا نہیں ہے جس طریقے سے ہمیں Deal کیا جارہا ہے:

گناه مې دا ده چې پښتون يم په غيرت ولاړ يم
گناه مې دا ده چې پښتون يم په غيرت ولاړ يم
چرته نه کانړے چې راځي زما په سر اولګي

(تالیاں)

جناب سپیکر، یہ ہمارے ساتھ شروع سے ہوتا جارہا ہے اور مجھے سب سے بڑاافسوس کل کس بات پہ ہوا؟ جناب سپیکر، آپ کو بھی شرمندگی ہوگی، اگر میں آپ کو بتادوں، اس ہاؤس کو بھی شرمندگی ہوگی، کل ہماری ہی حکومت میں کچھ ڈی سی صاحبان نے ہمارے اپنے Sitting MPAs کے خلاف 3MPO جاری کیا ہوا ہے، میں آج اس فورم کی برکت سے، آپ کی وساطت سے جناب سپیکر، یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس افسر کے خلاف اور اس MPO جاری کرنے والے کے خلاف اور اس چھاپے مارنے والے کے خلاف ہم ایسے اقدامات کر دیں گے کہ ان کے اوپر ہم زمین کو تنگ کر دیں گے اور آسمان گرادیں گے۔ (تالیاں) آج تک ہمارے ساتھ جو آٹھ فروری سے پہلے ان کا جو رویہ تھا، وہ ہم نے برداشت کیا اور پھر اختیارات ہونے کے باوجود بھی ہم نے کبھی ان کو کچھ نہیں کہا، بلکہ ہم نے اصلاح کے طور پہ چھوڑ دیا کہ چلو دوبارہ نہیں کریں گے اور ایسا یہ نہ سمجھیں کہ یہ انتقامی کارروائی کر رہے ہیں، ہم انتقامی کارروائی نہیں کر رہے ہیں، میرے کسی بھی ورکر کو، میری کسی بھی قیادت کو ہاتھ تک لگایا انہوں نے، تو ہم ان کا ایسا حشر کر دیں گے کہ ان کو انتقام بھی جو ہے ناں، یہ بھی پتہ نہیں ہوگا کہ مجھے کہاں سے لگایا گیا ہے۔ جناب سپیکر، یہ کوئی بات ہے، یہ کوئی طریقہ ہے کہ ہم ایک جمہوری عمل کر رہے ہیں، ایک جدوجہد کر رہے ہیں، پرامن طریقے سے کر رہے ہیں اور ہمیں خواہ مخواہ اس نہج پہ لایا جارہا ہے کہ ہم قانون کو ہاتھ میں لیں لیکن ان کی یہ خواہش ہم

پوری نہیں کریں گے۔ یہ جو محسن نقوی نے کہا ہے کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کی خواہش ہے کہ یہ لاشوں کی سیاست کرے، اگر لاشوں کی سیاست کرنا ہوتی، ہم پشتون ہیں، ہم کر سکتے ہیں لیکن ہم یہ کرتے نہیں ہیں، ہم سے زیادہ مرنے مارنے والے کوئی نہیں ہیں، ہم پچھلے چالیس پینتالیس سالوں سے لاشیں اٹھا رہے ہیں اور اس نے لاش دیکھی ہی نہیں ہو گی، ہم اپنوں کی لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں، نہ ہم مارتے ہیں، نہ ہم بے قصور مرتے ہیں لیکن یہ دعوے کرنا، ہمارے اوپر یہ طنز کرنا، ہمیں دھمکیاں دینا، بابا! آپ ہمیں کیسے دھمکیاں دیتے ہیں؟ ہر محاذ پہ تو ہم کھڑے ہوتے ہیں، ریاست کو بچانے والے، اللہ ہے، اللہ کے بعد ہم ہیں، اللہ نے ہمیں سبب بنایا ہے، تم کیا ہمیں دھمکیاں دیتے ہو اور پھر ہمارے گھر کے اوپر جس طریقے سے اے جی صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ پختونخوا ہاؤس پہ یہ لوگ آئے ہیں اور ان لوگوں نے جو کیا ہے، میرے گھر کی چادر اور چار دیواری کی پامالی کی ہے، میں کہتا ہوں کہ اس میں جو بھی قصور وار ٹھہرے، خواہ وہ آئی جی اسلام آباد ہے، خواہ وہ Interior Ministry کے رینجر والے ہیں جناب سپیکر، ہم نے اس کے اوپر اگر کارروائی نہ کی اور اس کو ہم نے ڈھیلا ہاتھ رکھ دیا تو انہوں نے کل ہمارے اوپر پھر آنا ہے اور پھر ہمارا یہی حشر کرنا ہے اور یہ اپوزیشن والے میری بات سن لیں، یہ باتیں صرف آج میرے ساتھ ہو رہی ہیں، تاریخ میں آپ کے ساتھ ہو بھی چکی ہیں اور ہو بھی رہی ہیں اور آگے بھی ہونگی، آپ میرے ساتھ آج ایک قرارداد کی منظوری پہ نہ کر رہے ہیں، آپ کریں لیکن ایک وقت آئے گا ان شاء اللہ اس پہ آپ کو افسوس ہو گا کہ میں نے نہ کیوں کی تھی؟ کیونکہ یہ ہمارا جمہوری عمل کو روکنے والے ہیں، ہم نے اپنی جمہوریت کو دوام دینا ہے، یہ ذات کی بات نہیں ہوتی، یہ سردار علی خان کا واقعہ نہیں ہے، یہ اس کا اکیلے مسئلہ نہیں ہے، یہ ساری جمہوری قوتوں کا مسئلہ ہے، سن 1947ء سے لے کر آج 2024 تک آپ ایک نظر دوڑالیں اور دیکھ لیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہوتا رہا ہے؟ Political space جب نہیں دیں گے تو سب سے بڑا مجرم پولیٹیکل لیڈر ہی بن جاتا ہے، اگر ہم آج جمہوریت کے لئے نہیں اٹھیں گے، نہیں لڑیں گے تو کل کو ہمارا یہی حال ہو گا، سال ڈیڑھ سال اسمبلی چلے گی، پھر ٹوٹے گی، پانچ چھ مہینے حکومت چلے گی پھر ٹوٹے گی، کبھی آپ کی باری لگائیں گے، کبھی ہماری باری لگائیں گے، جس کی باری لگتی ہے وہ دوسرے والے کو بھول جاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے ہو گیا ہوں، ایسا نہیں ہے بابا! آپ جو ہے ناں پانچ چھ مہینے کے لئے، سال کے لئے، ڈیڑھ سال اگر آپ دوسرے کو بھول جاتے ہیں تو یاد رکھیں کل کو تیری بھی باری ہو گی۔ جناب سپیکر، یہاں پر ہم تمام سیاسی قوتیں، تمام سیاسی قوتیں جتنی بھی یہاں پر اسمبلی میں بیٹھی ہیں، ہم نے ایک دوسرے سے کبھی ایسے توقعات نہیں رکھی ہیں کہ ہم جمہوریت کو دوام دینے کے لئے ایک دوسرے کا ساتھ دیں، کیوں؟ کیونکہ ہماری یہ بھی تاریخ رہی ہے کہ ہم ہمیشہ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے رہے ہیں لیکن ان شاء اللہ ابھی یہ تاریخ، یہ میرے قائد کی Teachings ہیں، میرے قائد کی تربیت ہے کہ ان شاء اللہ ہم ہمیشہ جمہوریت کو فوقیت دیں گے نہ کہ ہم ذاتی عناد اور ذاتی پسند ناپسند کو۔ جناب سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جن جن نے ہماری جو جو ذمہ داران ہیں، خواہ وہ ہمارے چیف سیکرٹری ہیں یا ہمارے آئی جی ہیں، اور یا پھر یہ آرٹیکل 149 کا جو ذکر کر رہے ہیں یا پھر گورنر راج کا ذکر کر رہے ہیں، یہ ساری کہانیاں ہیں، یہ جب

عوامی طاقت ابھرے گی تو نہ ان کا یہ آرٹیکل رہے گا، نہ ان کا گورنر راج رہے گا اور نہ یہ برداشت کرسکیں گے۔ (تالیاں) تو پھر پورا پختونخوا اٹھے گا اور ایک نئی تاریخ رقم کرے گا ان شاء اللہ۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: Honourable Minister for Law, please. آپ نے مجھے قراردادیں بھیجی ہوئی ہیں، اگر یہ پیش کرتے ہیں تو کر دیں، اگر نہیں تو پھر میں اپوزیشن کو ٹائم دوں گا۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی جناب سپیکر، یہ دو قراردادیں ہیں، یہ پیش کر لیتے ہیں، پھر کھل کر بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بات کرنے میں آسانی رہے گی۔

قراردادیں

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ایوان قرارداد پیش کرتا ہے کہ کل شام خیبر پختونخوا ہاؤس اسلاآباد پر اسلام آباد پولیس اور رینجرز کی جانب سے جو دھاوا بولا گیا اور اس مقدس ایوان کے Leader of the House اور حکومت خیبر پختونخوا کے چیف ایگزیکٹیو، وزیر اعلیٰ سمیت بیشتر ایم پی ایز اور سٹاف کو تشدد کا نشانہ بنایا اور مزاحمت پر بدترین شیلنگ اور ربڑ کی گولیاں چلائی گئیں اور غیر قانونی اور غیر آئینی طور پر ان سب کو وزیر اعلیٰ اور ایم پی ایز سمیت گرفتار کر کے نامعلوم جگہ پر لے گئے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے اور یہ ایوان حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس اسلام آباد میں کل رات جو کچھ ہوا، اس کی شفاف انکوائری کی جائے اور اس میں ملوث عناصر کو بے نقاب کر کے ان شرپسندوں کو قرار واقعی سزا دی جائے جس نے 'کے پی ہاؤس' اسلام آباد کے تقدس کو پامال کیا۔ اس ایوان کا ہر معزز رکن اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس اسلام آباد ہمارے صوبے کا وفاقی دارالحکومت میں ایک پہچان اور وابستگی کا نشان ہے جو کہ ہمارے لئے ایک مقدس پہچان اور علامت ہے، اس میں بغیر کسی اجازت کے اسلام آباد پولیس اور رینجرز کے اہلکاران کس طرح داخل ہوئے؟ حالانکہ 'کے پی ہاؤس' میں وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا اور سپیکر صوبائی اسمبلی کے گھر بھی موجود ہیں۔ ان شرپسندوں نے وزیر اعلیٰ کے کمروں کے دروازے توڑ کر جس انداز میں داخل ہوئے اور گھر کی بے عزتی کی اور گھر سے قیمتی سامان ساتھ لے گئے، سپیکر صاحب کے کمروں کے دروازوں کو توڑ کر سپیکر کے عہدے کا بھی خیال نہیں رکھا گیا اور گھر کے تقدس کو پامال کیا گیا، ایم پی ایز کی فیملیز اس ٹائم کمروں میں موجود تھیں، ان کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ 'کے پی ہاؤس' میں موجود وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے پرسنل سٹاف کے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا، ہاؤس میں موجود پی ٹی آئی ورکرز پر بے تحاشہ اور ظالمانہ تشدد کیا گیا۔ ایک صوبے کے وزیر اعلیٰ اور ان کے ساتھ بیشتر ایم پی ایز کو بغیر کسی وارنٹ کے ایک پرامن احتجاج کرنے پر اغواء کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا جس کا اب تک کوئی اتہ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں، کس حال میں ہیں؟ پی ٹی آئی کے کئی ورکرز کو گرفتار کر کے نامعلوم جگہوں پر منتقل کر کے حبس بے جا میں رکھا گیا جن کے ساتھ اب تک رابطے نہیں ہو سکتے۔ 'کے پی ہاؤس' میں Prisoner van بغیر اجازت کے اندر لے جا کر بے گناہ ورکرز اور ایم پی ایز کو گرفتار کر

کے بے عزتی کے ساتھ وین میں ڈالا گیا، 'کے پی ہاؤس' میں مزاحمت پر ایم پی ایز سمیت سیکیورٹی و دیگر سٹاف پر بے تحاشہ شیلنگ کی گئی، ربڑ کی گولیاں چلائی گئیں جس سے ہمارے متعدد ایم پی ایز، ورکرز اور سیکیورٹی پر مامور KP پولیس اہلکاروں کو زخمی ہونے کے باوجود گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر لے گئے۔ جس طرح جی ایچ کیو اور دوسرے اداروں کی عمارات مقدس سمجھی جاتی ہیں، اسی طرح 'کے پی ہاؤس' اسلام آباد کا بھی ایک تقدس ہے، یہ ایوان پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس میں Criminal trespass کا ارتکاب کرتے ہوئے جو توڑ پھوڑ ہوئی، وزیر اعلیٰ سمیت بیشتر ایم پی ایز اور منسٹرز کی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا گیا، ایم پی ایز اور ورکرز سمیت KP پولیس والوں سے موبائل اور پرس چھینے گئے، وزیر اعلیٰ اور ایم پی ایز کے ساتھ ڈیوٹی پر مامور KP پولیس والوں سے اسلحے چھینے گئے اور بیشتر پولیس اہلکاران کو گرفتار کیا گیا اور پر امن احتجاج پر اور 'کے پی ہاؤس' میں شیلنگ کی گئی، ربڑ کی گولیاں چلائی گئیں اور وزیر اعلیٰ سمیت ایم پی ایز اور ورکرز کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ کے پرسنل سیکیورٹی سٹاف جس میں پولیس اہلکار بھی موجود تھے، کو غیر قانونی اور غیر آئینی طور پر گرفتار کیا گیا، ان کو فوراً رہا کیا جائے اور مزید یہ کہ اسلام آباد کے مختلف تھانوں میں گرفتار پی ٹی آئی ورکرز کو بھی فوراً رہا کیا جائے۔ مزید یہ کہ وہ پولیس اور رینجرز اہلکار جو اس غیر قانونی عمل میں ملوث تھے، بشمول ان کے افسران بالا کے خلاف فوری تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے اور ان کا کورٹ مارشل کیا جائے جنہوں نے اس غیر قانونی اور غیر آئینی عمل کے احکامات جاری کئے۔

یہ اسمبلی متفقہ طور پر پی ٹی آئی لیڈرشپ کے خلاف پر امن احتجاج پر انتقامی کارروائی کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اس بات کی بھی پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر اغواء کئے گئے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، بے شمار ایم پی ایز اور پی ٹی آئی لیڈرشپ سمیت ورکرز کو جلد از جلد باعزت طور پر رہا کیا جائے اور ان سے چھینے گئے سامان واپس کئے جائیں اور نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔ بصورت دیگر حالات کی ذمہ داری فیڈرل حکومت، حکام بالا اور فوج کے ان چند افسران پر ہوگی جو کہ اس سب غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی عمل کا حصہ ہیں۔ بہت شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye', those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

جناب سپیکر: دوسرا ابھی پیش کر دیں تاکہ پھر دوبارہ ڈسکشن کے درمیان وہ نہ ہو۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جناب سپیکر۔

Resolution No. 03: The Constitution of Islamic Republic of Pakistan guarantees federal structure, ensuring that provinces are integral stake holders in the governance and legislative process of the country. The Parliament comprises two Houses, the President, with equal representation from all Provinces in the Senate. Khyber Pakhtunkhwa is one of the federating units holds a vital role in the country's political and constitutional framework. The Parliament of Pakistan is the supreme

legislative body, has the power to amend the Constitution and make institutional reforms that directly impacts the provinces and their citizens. Therefore, it is imperative that both the Houses of the Parliament are fully constituted and truly represent the federation of Pakistan. Any constitutional amendment made by the Parliament without proper representation and without properly constituted Senate of Pakistan, without consultation of the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Assembly, undermines the principles of federalism and provincial autonomy. And whereas, it is imperative that the voice of KP Assembly is heard, respected and considered when constitutional amendments are being debated and passed in the Parliament of Pakistan. The lack of representation of KP in the Senate and process of amending key institutions will create a democratic deficit, and legitimacy of such amendments will be in question. The Constitution requires an inclusive approach to ensure that all Provinces are fairly represented in the decision making process. Resolved that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa strongly urges the Parliament of Pakistan to refrain from passing any constitutional amendment without the completion of the Senate of Pakistan and due representation and active involvement of KP Assembly. Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye', those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

(Applause)

جناب سپیکر: بہر حال ادھر تک تو پہنچ ہی آئی ناں جی (قہقہہ) مشتاق غنی صاحب! آپ بات کرتے ہیں یا پھر میں ادھر سے ذرا ایک چانس لیں لوں؟ ایک چانس ادھر سے لے لیتے ہیں۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، ہم جب بھی اس ایوان میں آتے ہیں تو ہمیشہ آپ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ ہمیشہ جب بھی کوئی Event ہوتا ہے ملک میں، تو آپ نے اس ایوان کا تقدس اور جس طریقے اور جس ضابطہ اخلاق سے آپ چلا رہے ہیں، میرے خیال میں پورے پاکستان میں شاید یہ ایک تاریخی ہاؤس ہے جس میں بات چیت ہوتی ہے، گفتگو ہوتی ہے، آپ کی طرف سے بھی رائے آتی ہے اور ہماری طرف سے بھی اور بڑے تحمل سے آپ لوگ رائے سنتے ہیں اور میں آج خصوصی طور پہ آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو آپ نے آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے دروازے کھول دیئے ہیں تمام سیاسی ورکروں کے لئے، تاکہ یہ سیاسی ورکرز سنیں، تاکہ یہ سیاسی ورکرز دیکھیں جو ان کا سیاسی نمائندہ اسمبلی کے اندر کیا کہتا ہے، اس کا عمل کیا ہے؟ جب تک یہ لوگ ہمیں جانچیں گے نہیں، جج نہیں کریں گے تو یہ اپنا انتخاب صحیح نہیں کر سکتے اور میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ روایات اور یہ ریت آپ برقرار رکھیں کیونکہ جو سچ ہوگا، جو دلیل ہوگی، جو حقیقت ہوگی، وہ دور تک جائے گی لیکن

جس کے قول و فعل میں تضاد ہو گا، وہ بھی ان لوگوں تک پتہ چلے گا۔ جناب سپیکر، یہ پچھلے تین ہفتوں سے میں گزارش کر رہا ہوں کہ یہ آدھا سچ بولتے ہیں، ان میں ہمت نہیں ہے اور یہ اپنے ورکرز کے ساتھ بھی سچ پورا نہیں بولتے، آدھا بولتے ہیں۔ میں نے آپ کو پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ جوان کو بڑا ایک زبردست موقع ملا ہے کہ یہ یہاں پہ کارکردگی دکھائیں، ان کو تحریک انصاف کے نام کے اوپر ووٹ ملے، کابینہ میں آئے لیکن ان کی کارکردگی کیا ہے؟ اس پہ بھی آتے ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ مجھے بتائیں، یہ کابینہ جواب دے کہ ابھی انہوں نے شیروانیاں نہیں پہنی تھیں اور چیف منسٹر کے ساتھ یہ کور کمانڈر ہاؤس نہیں گئے تھے میٹنگ کرنے، پہلے پہلے؟ تو ان کے اوپر کی جو پارٹی ہے، وہ کہتی ہے کہ خدارا ہماری اسٹیبلشمنٹ سے بات کروائیں، یہاں پہ یہ مگرمچھ کے آنسو روتے ہیں کہ اسٹیبلشمنٹ ہمارے خلاف ہے، یہ دورنگی تو آپ چھوڑدیں، کیوں اپنے ورکروں کے ساتھ، اپنے سیاسی کارکنوں کے ساتھ آپ دھوکہ اور فراڈ کر رہے ہیں؟ آپ کہتے ہیں خیبر پختونخوا کا وزیراعلیٰ اغواء ہو گیا، گمشدہ ہو گیا ہے، میں آپ کو کہتا ہوں یہ خیبر پختونخوا کا وزیراعلیٰ خود ساختہ روپوش ہے، جب آپ وکٹ کے دونوں طرف کھیلیں گے تو پھر آپ یہ پریشر نہیں برداشت کر سکتے۔ (تالیاں) میں نے ان کو تاریخ بتائی، اس پہ بھی میں آؤں گا۔ پچھلے 8 ستمبر کو سنگجانی میں آپ نے جلسہ کیا، پوری کابینہ کہہ رہی تھی ہمارا وزیراعلیٰ غائب ہو گیا، بیرسٹر سیف ٹی وی پہ آئے کہ ہم سے وزیراعلیٰ کا رابطہ نہیں ہو رہا اور وزیراعلیٰ صاحب آئے، وہ کہتے ہیں یار! میری ذاتی مصروفیات تھیں، یہ خود ساختہ روپوشی تو آپ کی عادت ہے، ابھی وزیراعلیٰ آئیں ہمیں بتائیں، پہلے تو جو بھئی اغواء ہوئے ہیں، گم شدہ ہوئے ہیں یا وہ کوئی اپنی ذاتی مصروفیات میں مصروف تھے، ہمیں پتہ ہے کہ اسلام آباد میں یہ نعرہ لگا ہے اور میں نے نہیں لگایا، اسلام آباد میں یہ نعرہ ہے، "علی نقوی بھائی بھائی"، یہ میں نے نہیں مارا، خدارا میں تو یہ کہتا ہوں اس غریب صوبے کے اوپر رحم کریں، تحریک انصاف کے سیاسی کارکنوں نے آپ کو بڑی محبت سے ووٹ دیا ہے، آپ کی کیا کارکردگی ہے؟ چوبیس گھنٹے سے زیادہ ہو گئے ہیں، یہ انتظامی معاملات کون کرے گا؟ اگر کسی کے ذہن میں ہے یہاں پہ گورنر راج لگے گا، ہم اس کی مخالفت کریں گے، کوئی کہتا ہے چیف سیکرٹری لگے گا، ہم اس کی مخالفت کریں گے لیکن آپ Deliver کریں، آپ کو لوگوں نے جو مینڈیٹ دیا تو آپ کی کارکردگی کیا ہے؟ Zero، CCI کی میٹنگ Ninety days میں آئین کے مطابق ہے، آپ نے کیا کیا؟ چالیس ہزار بلدیاتی نمائندے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں Under Article 140 کے تحت آپ کی ذمہ داری ہے، آپ نے کیا کیا؟ اگر سٹوڈنٹس یونین کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں ہم نہیں کر سکتے، اگر آپ کو VC لگانے کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ پچیس علمی درسگاہوں میں VCs نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، میں دوبارہ اسی طرف آتا ہوں، مجھے یہ بتائیں، اس ملک میں مولانا فضل الرحمان ان کے اتحادی ہیں، مینار پاکستان پہ وہ جلسہ کرتے ہیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے، حزب اختلاف ہے، وہ کراچی میں جلسہ کرتا ہے، لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے، آپ بھی دیکھتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، جماعت اسلامی جلسہ کرتی ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جس طریقے سے، میں نے پہلے بھی کہا کہ ہم سیاسی ورکرز ہیں، ہم سیاسی ورکروں کی کیفیت کو سمجھتے ہیں، جلسہ جلوس ان کا حق ہے، پرامن اجتماع کرنا ان کا حق ہے لیکن مجھے یہ بتائیں وفاق کی بھی کچھ ذمہ داریاں

ہیں یا نہیں ہیں؟ انہوں نے تو ایسے ایک جبر کے ذریعے، طاقت کے ذریعے، ایک دھونس اور دھمکی کے ذریعے یہ جلسے کرنا چاہتے ہیں، ایک گولی چلے گی تو دس چلائیں گے، ہم بندے مار دیں گے، گنڈاسا اٹھا کر کبھی یہ لاہور پہ چڑھائی کرنا چاہتے ہیں، کبھی کہتے ہیں ہم گورنر ہاؤس پہ چڑھائی کرنا چاہتے ہیں، کبھی کہتے ہیں ہم بٹن اٹھالیں گے پیسکو کا، جناب سپیکر، ہم نے گیارہ سال جنرل ضیاء الحق کا مقابلہ کیا، دس سال ہم نے جنرل مشرف کو منطقی انجام تک پہنچایا، یہ ہمارے تجربات ہیں، جس طرح میجر صاحب نے بات کی ہے کہ ہم جب تک سیاسی قوتیں اس ملک میں نہیں بیٹھیں گی اور کارکردگی نہیں ہو گی تو یہ دخل اندازی بند نہیں ہو سکتی جو کہ غیر قانونی اور غیر آئینی ہے، یہ مگرمچھ کے آنسو روتے ہیں لیکن جب موقع ملتا ہے تو یہ کور کمانڈر ہاؤس گھس جاتے ہیں، جب موقع ملتا ہے تو چھ چھ گھنٹے وہاں پہ High tea کر رہے ہوتے ہیں اور پھر کہتے ہیں جی کہ میں تو پرائیویٹ مذاکرات میں تھا، ہمیں آج آپ جواب دیں کہ یہ خود ساختہ روپوشی اسی وجہ سے ہے جو پیچھے تحریک انصاف کا وہ مخلص ورکر ہے اور آگے وفاقی حکومت ہے، اس وجہ سے یہ روپوشی ہے۔ یہ Love story تین چار مہینے چلتی رہی لیکن ابھی یہ ان کی برداشت سے باہر ہے، ہم جب کہتے رہے کہ آج جو ان کے ایوانوں کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی آدھی پارٹی وہاں پہ پریس کانفرنس کرتی تھی کہ ہمارا ڈی سی پشاور ہم سے زیادتی کر رہا ہے، چیف منسٹر ان کا، صوبائی حکومت ان کی، چھ مہینوں سے یہ ہنستے رہے، انہوں نے کوئی کارروائی نہیں کی کیونکہ یہ لوگ ان میں ہمت نہیں ہے کام کرنے کی، یہ Deliver نہیں کر سکتے، ان میں دانش نہیں ہے، ان میں حکمت نہیں ہے، یہ آئین کو سمجھتے نہیں ہیں، یہ بات تو آئین آئین کی کرتے ہیں لیکن ان کو آئین کی ایک شق کا بھی پتہ نہیں ہے، وفاق کی اپنی ذمہ داریاں ہیں جناب سپیکر، ہم تو بار بار اور ہمیں افسوس ہے کہ پختونخوا ہاؤس کے اوپر اگر حملہ ہوا ہے، میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ جوڈیشل کمیشن کمیشن چھوڑ دیں، یہی ایوانوں کے اوپر اعتماد کریں، انہی سیاسی نمائندوں پہ اعتماد کریں، یہی اس کا حل نکالیں گے، یہی مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور یہی آپ کا آئین کہتا ہے۔ آپ بنائیں پارلیمانی کمیٹی اور ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں، سچ کا سچ کریں گے اور جھوٹ کا جھوٹ کریں گے آپ کے ساتھ، کیوں آپ دوسرے اداروں کی طرف دیکھتے ہیں؟ یہی تو آپ کا مسئلہ ہے کہ آپ ہمیشہ دوسرے اداروں کی طرف دیکھتے ہیں، مجھے تو گلہ بحیثیت سیاسی ورکر یہی ہے کہ یہ جنرل پاشا کی آشا سے اٹھ کر اور جنرل فیض سے فیض یاب ہو کر آج ان ایوانوں میں پہنچے ہیں، انہی کی حکومت میں کرنل بیٹھ کر قومی اسمبلی کو چلاتا تھا اور آج یہ مگرمچھ کے آنسو رو رہے ہیں:۔

ے کب اشک بہانے سے کٹی ہے شب ہجراں
کب کوئی بلا صرف دعاؤں سے ٹلی ہے
دو حق و صداقت کی شہادت سر مقتل
اٹھو کہ یہی وقت کا فرمان جلی ہے

جناب سپیکر، یہ اس رونے دھونے سے نہیں ہو گا، یہ گنڈاسا اٹھا کر نہیں ہو گا، یہ گولیاں چلانے سے نہیں ہو گا، اس ملک میں سیاست ایک تلخ تجربہ ہے۔ خان عبدالغفار خان نے سینتیس (37) سال اپنی زندگی کے جیل میں

گزارے، جنہیں فخر انسان میں کہتا ہوں، جب تہذیبیں عالمی جنگیں لڑ رہی تھیں تو اس نے اپنی زندگی کے سینتیس (37) سال اس ملک کی جیل میں گزارے۔ صمد خان اچکزئی نے اکتیس (31) سال جیل گزاری، ولی خان نے پندرہ سال جیل گزاری، حسن نثار کی، حسن ناصر کیمونسٹ پارٹی جس کی لاش نہیں مل سکی، آصف علی زرداری نے بارہ سال جیل گزاری، یہ ابھی سال نہیں ہوا اور مگرمچھ کے آنسو رو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ سیاسی کارکنوں کے ساتھ پاکستان میں بہت سخت تجربات ہوئے ہیں، یہ ان حقیقتوں کو تسلیم کریں گے تو تب آگے بڑھ سکیں گے، یہ سب کچھ علیٰحدہ میں کرنا چاہتے ہیں، ریزولیوشن بھی یکطرفہ کرنا چاہتے ہیں، یہ Consensus build نہیں کرنا چاہتے کیونکہ ان کی تربیت آمروں نے کی ہے، یہ آمرانہ طریقے سے کرنا چاہتے ہیں، یہ جبر سے کرنا چاہتے ہیں، یہ طاقت سے کرنا چاہتے ہیں، یہ ظلم زور اور دھمکی سے کرنا چاہتے ہیں، ان میں جمہوری رویئے ہیں ہی نہیں، ان کا سیاسی کارکن، آج سن یہ رہے ہیں، اس لئے مجھے خوشی ہے اور یہ سیاسی کارکن ان کو گریبانوں سے پکڑے گا کہ آپ کی کیا کارکردگی ہے؟ سپیکر صاحب، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں جب ضیاالحق کا مارشل لاء تھا، میں صرف آپ کو ایک قصہ سناتا ہوں کہ نواب شاہ میں گن شپ ہیلی کاپٹر سے ان کے اوپر فائرنگ ہوئی اور پورا دن لاشیں نہیں اٹھانے دی گئیں اور ان کے اوپر دو آنسو گیس پھٹے ہیں اور کل سے یہ رو رہے ہیں کہ ہمارا سی ایم غائب ہے، بھاگ گیا، ایسا جرنیل بھی آپ نے دیکھا ہے جو جنگ میں بھاگ جائے، اس جرنیل کے خلاف کورٹ مارشل ہونا چاہیئے، یہ کہتے ہیں کہ آپ ان کے خلاف ہو، بابا! پہلے آپ اپنے جرنیل سے تو پوچھو کہ بیچ میدان سے کیوں بھاگ گئے ہو؟ وہ تو Refresh ہونے کے لئے 'کے پی ہاؤس' گیا، جناب سپیکر، یہ حقیقتیں آپ کے سامنے آجائیں گی، اللہ کرے یہ جھوٹ ہو، اللہ کرے لیکن یہ خود ساختہ روپوشی آپ کو پتہ چل جائے گا۔ تو کہنے کا مقصد جناب سپیکر، یہی ہے کہ دو وزیراعظم صوبہ سندھ کے اس ریاست نے شہید کر کے دیئے، دو وزیراعظم سندھ کے شہید کر کے اس ریاست نے دیئے، تو کیا کل سندھ اٹھے آئے اور کہے کہ ہم اس ریاست کو نہیں مانتے، آپ وفاقی اکائیوں کو لڑانا چاہتے ہیں، ہم نے تو یہ نعرہ نہیں مارا کہ پاکستان توڑ دو، ہم تو یہ نہیں کہتے تھے کہ بھئی یار! ہم نے جدوجہد کی، بانی آئین کے ساتھ، خالق آئین کے ساتھ، پچاس سال لگ گئے ہیں، یہ اے جی صاحب بیٹھے ہیں، ابھی یہ جاکر 2024ء میں اس کا کیس ہوا، جو یہ عدالتی قتل تھا۔ جناب سپیکر، ہمیں تو آمروں نے بھی مارا، ہمیں تو عدالتوں نے بھی مارا، پھر بھی ہم نے جدوجہد کی، پچاس سال شہید ذوالفقار علی بھٹو کو لگے، 2024 میں آکر ہم نے صدارتی ایک Advice بھیجی تھی 2011ء میں، وہ بھی چودہ سال بعد آکر، یہ اے جی صاحب آپ کو بتائیں گے، وہ کیوں نہیں ہوئی؟ آپ کہتے ہیں کہ Constitutional courts نہ ہوں اور ابھی انہوں نے ریزولیوشن پیش کی۔ جناب سپیکر، دیکھیں یہ بڑی ایک بحث طلب گفتگو ہے، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ خیبر پختونخوا واحد وہ صوبہ ہے جس میں ستتر (77) سال میں ایک سال سے بھی کم عرصہ آپ کا چیف جسٹس آف سپریم کورٹ رہا ہے، یہ اے جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بتائیں گے آپ کو، بنگالیوں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا جب بیس سال، 1949 میں فیڈرل کورٹ بنی تھی، 1949 سے آپ 1971 تک کا عرصہ نکال لیں تو کتنا عرصہ آپ نے بنگالیوں کو سپریم کورٹ میں چیف جسٹس رہنے دیا؟ Not

more than one year، تو خیبر پختونخوا کا بھی یہی مسئلہ ہے، یہ Constitutional court جو کردار ادا کر رہی ہے، ایک چیف جسٹس ایک سال سے بھی کم میرا بیٹھا رہا، آپ کو کہنے کا مقصد یہی ہے کہ Composition جب تک Balance نہیں ہو گی تب تک ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اب کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، کہ اس ملک میں تمام جماعتوں نے سفر کیا ہے، انگریزی کا سفر بھی کیا اور اردو کا سفر بھی کیا، دونوں سفر کیا ہے اس ملک میں، جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی گزارش کی، میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اور Windup کرنا چاہتا ہوں، چوبیس منتخب وزیراعظم رہے، سوائے ایک وزیراعظم کے، بائیسویں کے جو عدم اعتماد کے ذریعے گیا، باقی تمام بے توقیر ہو کر گئے، لیاقت علی خان سے اٹھا کر شہباز شریف تک آج یہ چوبیسویں وزیراعظم ہیں، چاہے وہ لیاقت علی خان تھا، چاہے خواجہ نظام الدین تھا، چاہے وہ سہروردی تھا، چاہے وہ محمد علی تھا، چاہے محمد علی بوگرہ تھا، چاہے ابراہیم (اسماعیل) چندیگر تھا، چاہے وہ فیروز خان نون تھا، چاہے ذوالفقار علی بھٹو تھا، بے نظیر بھٹو تھیں، ظفراللہ جمالی، چودھری شجاعت، یوسف رضا گیلانی، یہ جتنے بھی آپ نام اٹھالیں، یہ سیاسی کارکن بیٹھے ہیں، جا کر یہ مطالعہ کریں، چوبیسویں وزیراعظم، اور کسی نے بھی پانچ سال پورے نہیں کئے اور گیارہ سے تیرہ سال تک تو وزیراعظم کی کرسی اس ملک میں اس تکون میں شامل ہی نہیں تھی جس میں ہم کہتے ہیں Tracheotomy of power ہے، مقننہ ہو گی، عدلیہ ہو گی، انتظامیہ ہو گی، تو کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، مجھے تو ذاتی طور پر لگتا ہے کہ کچھ کالی بھیڑیں اس حکومت میں ہیں جو کہ اس سسٹم کو Derail کرنا چاہتی ہیں، اللہ کرے یہ غلط ہو، میں تو آج بھی سیاسی کارکنوں سے بحث کر رہا تھا کہ نہ محمود خان آپ کا تھا، نہ پرویز خٹک آپ کا تھا اور نہ بزدار آپ کا تھا اور یہ سارے Deputation پہ آئے ہوئے تھے، اب بھی آپ کو Deputation پہ کچھ شخصیات دی گئی ہیں تو خدارا ان کی Deputation کو ختم کر دیں، اگر آپ کہیں گے تو ہم آپ کو اگلے اجلاسوں میں بتا بھی دیں گے اور وقت آنے پہ پتہ بھی چل جائے گا، ہاں ان کے کورٹ میں ہے، فیصلہ انہوں نے کرنا ہے، اکثریت ان کے پاس ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس راہ پہ چلائے جس سے اس ملک میں جمہوریت مضبوط ہو، اس ملک میں آئین کی حکمرانی ہو، اس ملک میں پارلیمان کی بالادستی ہو۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بے حد مشکور ہوں، بحیثیت ورکر پاکستان پیپلز پارٹی ہم نے اس جمہوریت کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم چلے اور خدارا اس صوبے کے ساتھ زیادتی مت کریں، جو فیصلے لوگوں کی خاطر، بے روزگاری کی خاطر خلاف ہم نے کرنے ہیں، جو اب بھی ہمارے پچپن لاکھ بچے آج سکول سے باہر ہیں، ان کے حق میں کرنے ہیں، جو تیس ہزار بلدیاتی نمائندے باہر ہیں، ان کے حق میں کرنے ہیں، جو آج ہماری علمی درسگاہوں میں وائس چانسلرز نہیں ہیں، ان کے حق میں کرنے ہیں، تو خدارا ان پہ فوقیت رکھیں، آپ کریں اپنی پارٹی کے لئے کریں، ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن یہ صوبہ کون چلائے گا؟ خدارا چوبیس گھنٹے سے زیادہ ہو چکے ہیں، میری درخواست ہے کیونکہ یہ وزیراعلیٰ خود ساختہ روپوشی میں مبتلا ہے، آپ نیا وزیراعلیٰ لائیں تاکہ اس حکومت میں Vacuum نہ ہو، آئینی بحران نہ بنے، ایک نیا وزیراعلیٰ منتخب کر کے اس ایوان میں، اور اس کابینہ کے Through چلائیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، ہماری مکمل ہمدردیاں

ان کے ساتھ ہیں لیکن اگر یہ Positive کام کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر یہ Negative کریں گے، ہم ان کے اوپر تنقید کریں گے اور یہی طریقہ کار ہے ایک جمہوری عمل کا، اور Positive criticism ہی آپ کی اصلاح کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں جو آپ نے مجھ ناچیز کو پندرہ سے بیس منٹ تک سنا اور برداشت کیا۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب وزیر قانون صاحب، ڈاکٹر صاحب بھی کہہ چکے ہیں کہ اداروں کا مقید پاکستان ہے، تو ہم بھی اسی میں ہیں کہ اداروں کی رپورٹیں Question mark بن جاتی ہیں، بعد میں ان کی Authenticity اس لیول پر Consider نہیں کی جاتی، تو یہ کیوں نہ، کنڈی صاحب نے بھی Suggest کیا ہے، ڈاکٹر صاحب نے بھی Suggest کیا تھا کہ ہم اس ہاؤس کی ایک سپیشل انکوائری کمیٹی بنائیں جو Assert کرے اور وہ Responsibility fix کرے؟ Breaching of KP House and abducting of Chief Minister، یہ دونوں چیزیں واضح ہو جائیں گی، یہ ہم جو باتیں کر رہے ہیں اور جو سن رہے ہیں، تو اس میں تو کوئی شک اور شبہ نہیں ہے کہ رینجرز نے، اسلام آباد کے آئی جی، مجھے رینجرز کے آفیسر کا نام نہیں پتہ کہ کون اسے Lead کر رہا تھا اور اسلام آباد کا آئی جی کا تو ساری دنیا کو پتہ ہے کہ اس کی سربراہی میں انہوں نے حملہ کیا، ویڈیو سامنے آگئی ہے، پرائیویٹ گاڑیوں کے شیشے توڑے گئے، دروازے توڑے گئے، Even سپیکر کے کمروں کے دروازے توڑے گئے، ڈپٹی سپیکر کے کمروں کے دروازے توڑے گئے، آنریبل ججز کے وہاں کمرے ہیں، ان کے دروازے توڑے گئے، لوگوں کے ساتھ بدتمیزی ہوئی، میں Live بھی دیکھتا رہا، شاید آپ میں سے چند کے علم میں ہوگا کہ میرا اپنا بیٹا بھی وہاں تھا، ان لوگوں نے سامان بھی چوری کر کے لے گیا، اس کا بھی بہت سارا سامان چوری کر کے لے گئے، یہ ساری باتیں تو ہوئی ہیں، اس میں کوئی دوسری رائے ہو نہیں سکتی۔ آپ نے جس خدشات کا اظہار کیا ہے، وہ بھی سامنے آجائیں گے مگر یہ تو طے شدہ امر ہے کہ یہ ایک سال تک ہمارے محلے روتے رہے، کور کمانڈر ہاؤس کے اوپر اور سیاسی کارکنوں پہ Crack downs ہوتے رہے، تو یہ 'کے پی ہاؤس' اور خیبر پختونخوا کے عوام کا اور اس ایوان کا تقدس کدھر گیا؟ اس کو کون Determine کرے گا؟ تو اس کے اوپر ایک کمیٹی Constitute کرتے ہیں، اے جی صاحب اور وزیر قانون صاحب ابھی اس کا فیصلہ کر لیں کہ کتنے ممبران لیتے ہیں؟ کچھ آپ گورنمنٹ میں سے لے لیں اور کچھ آپ اپوزیشن کے ممبران کو بھی ساتھ رکھیں اور ایک Time frame مقرر کر لیں، ابھی آپ صلاح و مشورہ کر لیں اور اس کے Time frame کو ہم Announce بھی کر دیتے ہیں، اس Time frame کے اندر آپ ویڈیوز بھی دیکھ لیں، لوگوں کے انٹرویوز بھی کر لیں اور اس کے بعد اسی ہاؤس میں اس کی Findings بھی پیش کر دیں۔

(تالیاں) ٹھیک ہو گیا جی، سیکرٹری صاحب (سیکرٹری اسمبلی سے)، تو اس کمیٹی کو Constitute کر دیتے ہیں، کمیٹی کے ممبران کا ہم اس کے بعد Notify کر دیتے ہیں، ان کے ساتھ صلاح مشورے کے ساتھ اور ہم ان کو ایک Proper time frame دے دیں گے۔ اب تین چار آدمی بات کرنا چاہتے ہیں، سہیل آفریدی صاحب بات

کرنا چاہتے ہیں،لائق محمد خان بات کرنا چاہتے ہیں، عجب گل وزیر بات کرنا چاہتے ہیں،آفریدی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں،تو پہلے کون بات کرنا چاہے گا؟لائق خان کو موقع دے دیں،جناب لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، کنڈی صاحب نے بڑی نصیحت آموز باتیں کیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ آج بے نظیر شہید کی مٹی اور ذوالفقار شہید بھٹو کی مٹی پکار پکار کے یہ کہہ رہی ہے کہ آپ اس ملک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ میرا خیال ہے یہ جواب انہوں نے نہیں دیا، وہ اس لئے نہیں دیا کہ خوش قسمتی سے ہمارے وزیراعلیٰ جو مرد قلندر ہیں،اس کا تعلق ڈی آئی خان سے ہے اور بارہا ان کو اس نے شکست دی۔ (تالیاں) جناب سپیکر،اس میں کوئی شک نہیں کہ بے نظیر بھٹو کی قربانی ہے، شہید ذوالفقار علی بھٹو کی قربانی ہے لیکن آج وہ قربانی جو ہے انہوں نے پاؤں کے نیچے روند دی ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنی کابینہ کی کارکردگی بتائیں، میں ان کو اس سوال کا ایک ہی جواب دیتا ہوں کہ اگر ہماری کارکردگی دیکھنی تھی تو جاؤ پنجاب کی پولیس سے پوچھو، اسلام آباد کی پولیس سے پوچھو کہ یہ ہمارے وزیراعلیٰ کی، ہماری کیبنٹ کی اور ہمارے ممبران کی کارکردگی نہ ہوتی تو یہ عوام لاکھوں کے حساب سے ہمارے ساتھ نہ جاتے اور یہ قربانی نہ دیتے،آپ کہہ رہے ہیں کہ وزیراعلیٰ کو چیلنج کرو، ان شاء اللہ یہ مرد مجاہد یہ وزیراعلیٰ ان شاء اللہ پانچ سال پورے کرے گا،خدا کے فضل سے ان شاء اللہ۔آپ کو سمجھ آجائے گی۔اب اس بات کا میرے پاس ایک حل ہے،احمد کنڈی صاحب،آپ میرے ساتھ ہمارے گاؤں جائیں،وہاں پر ایک مولوی صاحب ہیں وہ ڈر کے تعویذ دیتے ہیں اور آپ کو میں اس وزیراعلیٰ کے ڈر کے لئے ایک تعویذ کر کے دوں گا (تالیاں) کہ آپ جدھر بھی ہوتے ہیں اس سے ڈرتے ہیں،اس ڈر کو دور کریں۔آج بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج میں نے گورنر صاحب کی پریس کانفرنس سنی، گورنر صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا میں کرپشن ہو رہی ہے، میں بالکل مانتا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں کرپشن ہوئی ہے لیکن وہ کس محکمے میں ہوئی ہے؟ پاک پی ڈبلیو ڈی میں ہوئی ہے اور وہ شانگلہ میں ہوئی ہے، وہ ڈی آئی خان میں ہوئی ہے اور اربوں میں ہوئی (تالیاں) اور پھر کیا ہوا؟ پھر ہوا اس طرح کہ اربوں کی کرپشن کر کے اس پاک پی ڈبلیو ڈی کو بند کیا، لیکن پھر کیا ہوا؟ایک ہفتہ پہلے پاک پی ڈبلیو ڈی دفتر اسلام آباد میں اربوں روپے کا ریکارڈ جلایا لیکن ریکارڈ ہمارے پاس ہے، وقت آنے پر ان شاء اللہ ہم اس کو ثابت کریں گے کہ چور کون تھا اور شاہد کون تھا، خدا کے فضل سے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: لائق محمد خان کچھ دور نکل گئے ہیں،وہ ادھر آجائیں 'کے پی ہاؤس' پہ اور وزیراعلیٰ کی Abduction پہ۔

جناب لائق محمد خان: جی جی،جہاں تک یہ کہہ رہے ہیں کہ جی،یہ خود ساختہ روپوشی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس وہ گیا ہے ناں۔

جناب لائق محمد خان: جناب والا، یہ وہ مرد قلندر رہے، خواجہ آصف نے کہا کہ جی یہ کس قسم کا آدمی ہے؟ یہ ٹھیک آدمی نہیں ہے، خواجہ آصف، تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس کا باپ، اس کا دادا بھی سردار تھا گنڈاپور کا، تو باپ بھی سردار تھا اور خود بھی سردار رہے، وہ غیرت مند آدمی ہے، یہ سپیکر صاحب نے جو بات کی ہے، وہ Ruling ہو گئی کہ اس کو رینجرز نے اور اسلام آباد پولیس نے گرفتار کیا ہے، اگر آپ اس کو سولی پہ بھی چڑھادیں، اب آپ اس کو سولی پہ بھی چڑھادیں، یہ پورا صوبہ اس کے ساتھ کھڑا ہے، صرف ایک عمران خان کا اشارہ چاہیئے، ہم جاکر اسلام آباد میں ان کو تہس نہس کریں گے، خدا کے فضل سے، کوئی خوف نہیں ہے، کوئی ڈر نہیں ہے، پھر کیا ہوا؟ جناب سپیکر، وہ خود بھاگ گئے، وزیر اعظم راتوں رات لاہور بھاگ گیا اور اسلام آباد کو خالی چھوڑ کر افواج پاکستان کو لے آئے، یہ ہمیں افواج پاکستان سے کسی صورت میں نہیں لڑائیں گے، ہم اگر لڑیں گے تو آپ فارم پینتالیس اور سینتالیس والوں سے لڑیں گے ان شاء اللہ، اللہ کے فضل سے، (تالیاں) اور ہم آپ کو کسی صورت میں نہیں چھوڑیں گے اور جس طرح کہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے یہ گواہی دی کہ آپ کا بیٹا وہاں پر موجود تھا، تو اس کے ساتھ میرا بیٹا بھی موجود تھا اسی ہاؤس میں، میرے بیٹے نے مجھے ساری کہانی بتائی، میری اب بھی وہاں سے دو گاڑیاں 'کے پی ہاؤس' سے وہ لے گئے ہیں، میں بڑی مشکل سے پہنچا ہوں، میرے بھائی اعظم سواتی کو رات گیارہ بجے سنگجانی سے Arrest کیا ہے، ہمیں سولی پر چڑھادو، پھانسی پہ چڑھادو، ان شاء اللہ عمران کو ہم رہا کرائیں گے، رہا کرائیں گے خدا کے فضل سے، اللہ کی مہربانی سے کوئی خوف نہیں ہے۔ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے اور یہ فارم پینتالیس اور سینتالیس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ خود ساختہ ہے، وہ ایک غیرت مند ہے، وہ ایک بہادر انسان ہے، ہمارا وزیر اعلیٰ کبھی بھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آپ نے جس طرح یہ کہا کہ کل یا پرسوں وہ ساری چیزیں سامنے آجائیں گی تو ان شاء اللہ اس بات کا بھی ہم ان سے بدلہ لیں گے کہ ایک بڑے مینڈیٹ والا وزیر اعلیٰ وہ فارم سینتالیس اور فارم پینتالیس والا وزیر اعلیٰ نہیں ہے، تو ایک بڑے مینڈیٹ والے وزیر اعلیٰ کو انہوں نے کیوں Arrest کیا ہے؟ یہ بھی ہماری قوم غیرت مند قوم ان سے پوچھے گی، پورا پاکستان اس پہ غمزدہ ہے، پورا پاکستان اس پہ پریشان ہے کہ یہ ذلالت، یہ کمینگی اور یہ بے غیرتی انہوں نے کیوں کی ہے؟ ان شاء اللہ ہم ان کو بھی اس طرح نہیں چھوڑیں گے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان بننے میں سب سے زیادہ قربانی KP کے لوگوں نے دی ہے جس کی مثال موجود ہے، تاریخ موجود ہے لیکن آج KP کے لوگ، آج KP کے لوگ جب احتجاج اور پرامن احتجاج کرنے جاتے ہیں اسلام آباد، تو اسلام آباد ان کے لئے بند ہے۔ جناب سپیکر، مجھے تو اس بات کا بھی فخر ہے کہ KP کے ایک انسان ایوب خان صاحب نے اس اسلام آباد کو بنایا تھا، اگر یہ اسلام آباد وہ نہ بناتا تو آج ان کی بدمعاشیاں نہ ہوتیں، اس نے اتنی بڑی نیکی کی ہے۔ جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ اگر یہ کہیں کہ ان باتوں سے ہم ڈر جائیں گے، ہم ان باتوں سے نہیں ڈرتے ہیں خدا کے فضل سے، ہم سب موجود تھے، کس طرح روئی کی طرح، روئی کی طرح پولیس کدھر تھی پنجاب کی اور کدھر تھی اسلام آباد کی؟ اللہ کے فضل سے وہ مرد مجاہد آگے تھا، تمام قوم اس کے پیچھے تھی اور جاکر اس نے اپنا وہ جو وعدہ کیا تھا کہ میں ڈی چوک پہنچوں گا، وہ پہنچ گیا لیکن عقل بھی اچھی چیز ہے، چونکہ ان کا پروگرام یہ تھا کہ یہ آرمی کے ساتھ جھگڑا کریں گے، ہمارا آرمی کے

ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے، یہ ہماری فوج ہے، ہم ان کی عزت کریں گے اللہ کے فضل سے، لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ کو، میں یہ آپ کو عرض کرتا ہوں، یہ سارے ورکرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ اسمبلی والے، آپ ہمیں آرڈر دیں کہ کل ہم سب کفن باندھ کر نکل کر جا کر اپنے وزیر اعلیٰ کو چھڑا کر لائیں گے ان شاء اللہ۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پہ ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(تالیاں)

شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ عبدالسلام آفریدی صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میں ساتھ تمہارا مائیک بھی برابر کرتا ہوں۔ جناب آفریدی صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ امین۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کل جو کچھ 'کے پی ہاؤس' میں ہوا، اس کے بارے میں بات چونکہ آج ہنگامی اجلاس بلایا گیا اور اس پہ بات چیت ہو رہی ہے، اس سے میں پہلے کچھ جو حقائق ہیں اس کی طرف چلتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو ساڑھے چار کروڑ عوام کے منتخب وزیر اعلیٰ کے ساتھ جو کچھ ہوا، یہ تو KP کے پورے عوام کے لئے بہت بڑا شرم کا مقام ہے، ہمارے KP کے ساڑھے چار کروڑ عوام کی بے عزتی ہوئی ہے مگر 9 اپریل 2022ء کو جب امریکہ کے تھرڈ کلاس بیوروکریٹ ڈپٹی سیکرٹری کے کہنے پر تمام اپوزیشن پارٹیاں جے یو آئی، مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی، یہ سب مل کر بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے اتحاد کر کے پچیس کروڑ عوام کے منتخب وزیر اعظم کو ایک تھرڈ کلاس بیوروکریٹ کے کہنے پر ایک معمولی سی دھمکی پہ ان کو ہٹایا تو یہ پچیس کروڑ عوام کی بے عزتی تھی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ سلسلہ اس وقت سے شروع ہے اور آج ان کے لئے یہ شرم کا مقام ہے کہ یہ ہمارے قرار دادوں پہ No کر رہے ہیں، یہ جمہوریت کا قتل کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا ہاؤس، خیبر پختونخوا حکومت اور اس عوام کی وہاں پر ایک جاگیر ہے، ہماری ایک جگہ ہے، ہماری عزت ہے، ہماری پراپرٹی ہے اور وہاں پر جس طریقے سے، جس غنڈہ گردی سے وہ ادھر داخل ہوئے ہیں، وہ ان کے لئے شرم کا مقام ہے اور ان اداروں کے لئے جنہوں نے وہ کیا۔ جس طرح ہمارے اے جی صاحب نے کہہ دیا کہ یہ ایک Criminal case ان پر بنتا ہے، اس کی Investigation کے لئے آپ نے جو کمیٹی بنائی، بہت اچھی بات ہے، ان شاء اللہ وہ تحقیقات کرے گی اور عوام کے سامنے حقائق آئیں گے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ جس طرح کور کمانڈر ہاؤس ان کے لئے معزز تھا اور وہ ان کا جھوٹا پروپیگنڈا کر رہا تھا، یہاں پر ہمارے جو سٹوڈنٹس ہیں، ان کو بھی ہم دعوت دیتے ہیں کہ آپ ان کی رولنگ دیکھ لیں، KP سے سٹوڈنٹس ادھر لے کر

جائیں اور ان کو حقائق بتائے جائیں کہ جو ظلم ادھر ہوا تھا، KP کے عوام کے ساتھ جو ناانصافی ہوئی ہے، جو KP کے عوام کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے، اس کا وہ سٹوڈنٹس کو باقاعدہ پاکستان کی نوجوان نسل کو جو آئندہ اس قوم کی معمار ہے، ان کو دکھایا جائے کہ یہ شرمناک اور یہ جمہوریت کا جو سیاہ ترین دن یہ کل جو گزرا ہے، اس کے حقائق عوام کو دکھانے ضرور چاہئیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری جو ملٹری اسٹیبلشمنٹ ہے، ان کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں، یہ اس ملک کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، آپ کی جو پالیسیاں ہیں وہ ملک دشمن پالیسیاں ہیں، پاکستان آرمی ہماری آرمی ہے، پاکستان آرمی کا جو نام آپ لوگوں نے پاکستان کے پچیس کروڑ عوام میں جو ان کی جو عزت ہے، وہ آپ لوگوں نے خراب کر دی ہے اور وہ صرف آپ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہے، کیا 9 اپریل 2022 کو عمران خان کی حکومت ختم کر کے امریکی بیوروکریٹ کی معمولی دھمکی پہ کیا آپ نے پاکستان کی خدمت کی، کیا آپ لوگوں نے پاکستان کو معاشی لحاظ سے بہتر کیا، کیا پاکستان میں بے روزگاری کا خاتمہ ہوا؟ کیا پاکستان امن و خوشحالی کی طرف گیا؟ پاکستان کی ایکسپورٹ آپ لوگوں نے ختم کر دی، پاکستان میں بے روزگاری بڑھادی، مہنگائی حد سے زیادہ کر دی اور اب بھی جو کچھ ہو رہا ہے، جو کچھ آپ لوگ کر رہے ہیں، تمام سیاسی جماعتوں کو اسلام آباد میں پاکستان کے ہر ایک شہر میں احتجاج کی اجازت ہے، پاکستان تحریک انصاف جب اجازت کے لئے وقت مانگتی ہے تو اس کے لئے اجازت نہیں ہے، کیوں؟ پاکستان میں خیبر پختونخوا کے اور پاکستان تحریک انصاف کے عوام پاکستانی شہری نہیں ہیں؟ پاکستان کا آئین جو حقوق دوسری سیاسی جماعتوں کو دیتا ہے، کیا وہ پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان کو حاصل نہیں ہے؟ ہمارا بھی حق ہے پاکستان تحریک انصاف کا کہ پاکستان کے کسی بھی شہر میں کسی وقت میں ہم احتجاجی مظاہرہ کریں اور اپنی آواز ریکارڈ کریں مگر وہ پاکستان تحریک انصاف کے جو ورکرز یا پاکستان تحریک انصاف کی لیڈرشپ جب کسی بھی شہر میں احتجاج کی Call دیتے ہیں تو پھر ادھر دفعہ 144 بھی لگ جاتا ہے، ادھر پھر روڈز بھی بند ہوتے ہیں، راستے بھی بند ہو جاتے ہیں، موٹروے بھی کاٹ دیتے ہیں، خندقیں بناتے ہیں اور پھر آنسو گیس کی شیلنگ بھی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، کل پرسوں جتنے ادھر آنسو گیس کے شیلز استعمال ہوئے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز پر، جتنے ربڑ بولیٹس استعمال ہوئے ہیں، موٹروے کو جتنا نقصان دیا گیا ہے اور سرکاری مشینری کو جو رینجرز نے جلایا ہے، اس کی بھی تحقیقات ہونی چاہئیں اور جتنا بھی نقصان انہوں نے کیا ہے، وہ بھی ان سے وصول کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت علی امین صاحب جو ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں، پاکستان تحریک انصاف کے منتخب وزیر اعلیٰ جو پاکستان میں اس وقت صرف یہی ایک وزیر اعلیٰ منتخب ہے، باقی تو سب فارم سینتالیس کے آئے ہوئے ہیں اور فارم سینتالیس پہ اس وقت پاکستان کے چاروں صوبوں میں صرف یہی ایک وزیر اعلیٰ ہے، وہ بھی علی امین خان اور اس کے ساتھ جو انہوں نے کیا، پاکستان تحریک انصاف کے اس منتخب وزیر اعلیٰ کے ساتھ، یہ پاکستان کے جو خیبر پختونخوا جو اس صوبہ کے عوام کا جو مینڈیٹ ہے اس پہ ڈاکہ ڈالا گیا ہے، آٹھ فروری کو جو الیکشن ہوا ہے، اکیس ارب روپے اس غریب عوام کے اس الیکشن پہ ضائع ہوئے ہیں، کیا وہ الیکشن جس مقصد کے لئے تھا کیا وہ عوام کو دیا گیا ہے؟ عوام نے جو Reject کیا تو وہ ادھر فارم سینتالیس پہ آ کر بیٹھ گئے ہیں، پنجاب کے وزیر اعلیٰ فارم سینتالیس پہ بٹھادی گئی، مرکز میں وزیر اعظم

کو فارم سینتالیس پہ بٹھایا گیا، سندھ بلوچستان میں یہی کچھ ہو رہا ہے اور یہاں جو فارم سینتالیس کا منتخب وزیر اعلیٰ بنا ہوا ہے، وہ ان کو منظور نہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہی فارم سینتالیس والے اس وقت ملک کی تباہی کے ذمہ دار ہیں اور ہماری اسٹیبلشمنٹ اس کی ذمہ دار ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے، اس کی تمام تر ذمہ داری اسٹیبلشمنٹ اور یہی فارم سینتالیس کی جو حکومت بنی ہوئی ہے، پنجاب، سندھ، بلوچستان اور مرکز میں یہ سب ان کے ذمہ دار ہیں، ہم علی امین صاحب کی فوراً رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو فوراً رہا کیا جائے اور پاکستان میں جو کچھ یہ ہو رہا ہے، یہ بند کیا جائے اور عمران خان کی رہائی اور جو پاکستان تحریک انصاف کے جو ورکرز گرفتار ہوئے ہیں اور جو ہمارے ایم پی ایز گرفتار ہوئے ہیں، ان کی بھی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں کہ فوراً ان کو رہا کیا جائے اور جناب سپیکر صاحب، کل کے اجلاس کے لئے آپ Production order جاری کریں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی یہاں پہ پیش کریں کیونکہ وہ اس اسمبلی کا معزز رکن بھی ہے اور ہمارے ایم پی ایز صاحبان جو گرفتار ہیں، ان کے بھی Production orders جاری کئے جائیں اور کل کے اجلاس میں ان کو بلایا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آخر میں ایک مطالبہ یہ بھی کرتا ہوں کہ پاکستان میں اگر جوڈیشری میں ہیں یا بیوروکریسی میں ہیں یا انتظامی جس عہدے پر بھی جو بھی سرکاری ملازم ہیں، سرکاری اختیار مند جو لوگ ہیں، وہ جو غیر آئینی اور جو غیر قانونی اقدامات کرتے ہیں، تو ہمیں بحیثیت قوم ان لوگوں کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے، ہم اگر ان کے بچے سکولوں میں پڑھتے ہیں، ان کے بچوں کا سوشل بائیکاٹ کرنا چاہیئے، ان کی فیملی کا سوشل بائیکاٹ کرنا چاہیئے اور ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا، میری قوم سے مطالبہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا کم کریں۔

جناب محمد عبدالسلام: تعلق نہ رکھا جائے بلکہ ان لوگوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب اے جی صاحب، جناب عبدالسلام آفریدی صاحب نے 65A کے تحت Production order کی بات کی ہے، مجھے ذرا آپ تھوڑا سا میرے علم کے لئے بریف کر دیں گے۔

جناب شاہ فیصل (اٹارنی جنرل): جی جی۔

جناب سپیکر: کہ کن کن صورتوں میں ہم Production orders جاری کر سکتے ہیں اور کس کس کا؟ کیونکہ ایک تو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جو ہیں وہ Abducted ہیں، ان کے ساتھ کچھ ایم پی ایز Abducted ہیں، تو اس پہ مجھے تھوڑا بریف کر دیں۔

جناب ایڈوکیٹ جنرل: سر، اس طرح ہے کہ Rule 65A ہے Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkwha, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 اگر اجازت ہو تو میں پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب، اس لئے میں نے آپ کو کہا کہ آپ ہمیں اس کو ذرا پڑھ کر اور پھر Briefly explain بھی کریں۔

جناب منیر حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: منیر لغمانی صاحب، اس پہ میں بعد میں آپ کے Comments بھی لوں گا۔

Mr. Advocate General: "(1) The Speaker, on the written request of the Member in custody or on his behalf by the respective Parliamentary Party Leader, may, if deem appropriate summon the Member in custody on the charge of non-bail able offence to attend a sitting or sittings of the Assembly.
(2) On a Production Order, signed by the Secretary or by any other Officer authorized in this behalf, addressed to the Government, the Government or such authority shall cause the Member in custody to be produced before the Sergeant-At-Arms, who shall, after the conclusion of the sitting of the House, deliver the Member into the custody of the Government or other authority concerned."

جناب سپیکر: یہاں تو Abduction کی بات ہو رہی ہیں ناں۔

ایڈووکیٹ جنرل: سر، اس طرح ہی کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سی ایم Abduct ہوا، ہمارا ملک لیاقت صاحب Abduct ہوا، جناب انور زیب خان Abduct ہوا، اسی طرح جو چند دوسرے ممبران ہیں، ان کے بارے میں بھی مجھے اطلاعات آرہی ہیں کہ ان کو بھی اٹھایا گیا ہے، کچھ فوجی لوگوں نے اٹھائے ہیں، کچھ رینجرز نے اٹھائے ہیں جو مجھ تک اطلاعات پہنچی ہیں اور پھر ان کے ساتھ پولیس بھی تھی، تو اس ضمن میں مجھے ذرا Clarity چاہیئے، میں Open House بات اس لئے کر رہا ہوں ورنہ یہ Clarity کے لئے میں چیمبر میں بھی لے سکتا تھا مگر یہ بچے جو آئے ہوئے ہیں، یہ بھی سن لیں اور باقی لوگ بھی سن لیں، تو اس پہ مجھے ذرا Clear کر دیں۔

جناب شاہ فیصل (ایڈوکیٹ جنرل): First of all اس پہ میں Refer کروں گا، فریال تالپور کی ایک Judgment ہے جو کہ ہمارے Law میں Reported ہے، 2020 PLD Punjab 122

جناب سپیکر: دوہزار۔۔۔

ایڈوکیٹ جنرل: 2020 Lahore 122 اس میں ایک ایشو تھا اور وہ یہ تھا کہ ایک پراونشل اسمبلی کی ممبر کو نیب نے اٹھا لیا تھا سندھ سے، اور اس کو لے گئے تھے پنجاب، اس کے Production order جو وہ ایشو ہوا جس کو نیب نے پنجاب ہائی کورٹ میں چیلنج کیا اور کہا گیا کہ صوبائی اسمبلی کا جو اطلاق ہے، اس کے جو Production order کا اطلاق ہے، وہ ادھر ہی ہوتا ہے، اس پہ پنجاب ہائی کورٹ کی Judgment آئی اور انہوں نے کہا کہ نہیں اس Production order کا اطلاق ہر جگہ پر ہوتا ہے، اگر مجھے ایک دو منٹ دیئے جائیں، میں اس Relevant Para کو صرف پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: پڑھیں جی۔

Mr. Shah Faisal (Advocate General): Petitioner was a Member of Provincial Assembly of Sindh Province and she was arrested by the National Accountability Bureau and detained in the province of Punjab. Despite issuance of production order by Sindh Provincial Assembly, authorities did not produce petitioner to attend the session. Plea raised by the authorities was that the Federal Government was not made party to the proceeding validity, intervention or command of Federal Government was not necessary for causing production of petitioner in session of Provincial Assembly. Federal Government in such eventuality was neither necessary nor proper party and non impalement of Federal Government had no adverse bearing. Production order issued by the Speaker was an order, having legal command and backing so authorities were obliged to proceed in term thereof. High Court directed the authorities to make arrangement to allow the petitioner to attend ongoing session of the Provincial Assembly, provided proceedings of the accountability, court was not affected or hindered which have precedents constitutional petition was allowed.

تواب جتنی ایجنسیز ہیں، آپ ایک ہی وقت میں ان سب کوProduction order issueکر سکتے ہیں۔ سر، اس Judgment میں اس65Aکے Compass کو بہتWideکر دیا تو اس کے تحت قانون یہ کہتا ہے کہ آپ بالکل Production orderاس کا ایشو کر سکتے ہیں اس65Aکے تحت۔

جناب سپیکر: منیر لغمانی صاحب، اگر آپ اس پہ کوئیCommentکرنا چاہیں۔

جناب منیر حسین: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح اے جی صاحب نے فرمایا، اس میں جناب! دو چیزیں دیکھی جائیں گی، ایک جس طرح یہاں پہ ڈسکشن ہوئی کہKP House is the part of KP provinceاور اس میں دوسری رائے کوئی نہیں ہے کہ KP House سے جناب چیف منسٹر صاحب کو بھی غیر قانونی طور پر وہاں سے لے جایا گیا، ہمارے ایم پی ایز کو بھی وہاں سے لے جایا گیا اور باقی جو ورکرز تھے وہ بھی وہاں سے، جناب سپیکر، آج مجھے اس پہ بڑی حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی ہوا کہ وزیر داخلہ جناب نقوی صاحب سے ایک صحافی سوال کر رہا ہے کہ KP کے چیف منسٹر کدھر ہیں؟ وہ بجائے اس کے کہ کوئی تسلی بخش جواب دے دیں تو وہ فرماتے ہیں کہ آپ بتا دیں کہ کدھر ہیں؟ یعنی اس پہ کوئی روئے یا ہنسے کہ ایک ملک کا وزیر داخلہ اور اس سے ایک چیف منسٹر کے بارے میں صحافی سوال کر رہا ہے اور وہ اس پہ اس کو مذاق میں ٹال رہا ہے، اس میں تو دوسری رائے نہیں ہے کہ اس پہ اتفاق بھی ہے اپوزیشن والوں کا بھی، اپوزیشن کے میرے بھائی بھی اس پہ متفق ہیں کہ KP Houseاس صوبے کا حصہ ہے، تو ایسی صورت میں وہاں سے ان لوگوں کو لے جایا گیا، تو ڈائریکشن جس طرح اے جی نے فرمایا کہ آپ کسی بھی ایجنسی کو دے سکتے ہیں، بیک وقت ایک سے زیادہ ایجنسیز کو بھی دے سکتے ہیں اور چیف سیکرٹری جو کہ KP میں وفاق کے نمائندے ہیں یہاں پہ، آپ ان کو بھی ڈائریکشن دے سکتے ہیں کہ جو متعلقہ ایجنسیز ہیں، ان کو یہ ادھر سے بھی ان کو ڈائریکشن دے سکتے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب کو اور ممبران کو اسمبلی میں پیش کیا جائے اور دوسری جو بات یہاں پہ

ہوئی ہے، میں اس سے اتفاق کروں گا اور میں یہ کہوں گا کہ یہ پارلیمانی کمیٹی ضرور بننی چاہیئے، یہ اس ایوان کی عزت کا سوال ہے اور یہ پورے KP کی عزت کا سوال ہے، اس پہ KP اسمبلی جو یہاں پہ منتخب نمائندے ہیں، دونوں اطراف سے ایک کمیٹی ہو جو اس کی انکوائری کرے اور ایک چیز اور جو ریزولیوشنز پاس ہوئی ہیں، ان ریزولیوشنز میں ابھی بھی ہمارے پاس ٹائم ہے، یہ تو پاس ہو گئی ہیں لیکن اپوزیشن ارکان سے اس پہ بات ہو کہ یہ KP کی عزت کا سوال ہے، اس پہ Unanimously resolution ہونی چاہیئے اس اسمبلی کی، کہ جو کچھ کل ہوا ہے، اسے Condemn کیا جائے اور ہمارے KP House کا جو تقدس پامال ہوا ہے، جو وزیر اعلیٰ، جو ممبران کو وہاں سے اٹھایا گیا ہے، اس کے الفاظ میں اگر کسی کو کچھ اختلاف ہے تو وہ اوپر نیچے ہو سکتے ہیں لیکن یہ متفقہ قرار داد ہونی چاہیئے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی، Production order کے لئے مجھ سے چیزیں Explain ہو چکی ہیں، اپوزیشن لیڈر صاحب، اس میں کوئی ابہام تو نہیں ہے، اگر کسی ممبر کو کوئی ابہام ہے کسی بھی قسم کا، تو ابھی یہ ہمارے پاس Legal experts بھی ہیں اور اے جی صاحب بھی موجود ہیں، لاء منسٹر بھی موجود ہیں، تو ہم مزید Query کر سکتے ہیں اس پہ، تو یہ Production orders جو ہے وہ جاری کریں، Honourable CM کے بھی اور وہ تمام ممبران کے جو انہوں نے Abduct کئے ہیں ان کے، (تالیاں) اور اسی کے ساتھ چیف سیکرٹری اور آئی جی پی دونوں کو اس ضمن میں ڈائریکشن بھی دے دیں۔ اب اپوزیشن سے کوئی بات کرنا چاہے گا؟ یہ بات کر لیں تو پھر ادھر سے بات ہو جائے۔ جی رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولَانَا مُحَمَّدٍ وِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ وَ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں گزشتہ روز ایران کی طرف سے اسرائیل پر حملہ کرنے کے اقدام پر برادر اسلامی ملک ایران کی قیادت، ان کی افواج اور ان کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اسرائیل جو عرصہ دراز سے خصوصاً حالیہ برسوں میں فلسطین میں نسل کشی کے ایجنڈے پہ کار فرما ہے، غزا شہر مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہے اور دیگر شہروں پر کارپٹ بمباری جاری ہے۔ جناب سپیکر، وہاں زخمیوں کے لئے ادویات اور لوگوں کے لئے خوراک کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، مسلم ممالک کے علاوہ کافی دوسرے ممالک نے اپنی حد تک بائیکاٹ کے اعلانات کئے ہیں، میری خواہش ہو گی کہ یہ اسمبلی اس اقدام پر ایران کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک قرار داد منظور کرے۔ جناب سپیکر، امت مسلمہ ایسے وقت میں مکمل طور پر مایوس تھی، ایران کا یہ حملہ بارش کی پہلی بوند اور اس اندھیرے میں روشنی کی پہلی کرن ثابت ہوا۔ جناب سپیکر، اب ثابت ہو گیا ہے کہ ہم مسلمان زندہ ہیں، ہم مردہ نہیں ہیں، ہم کسی طور پر اسرائیل کی بالادستی کو نہیں مانتے، آج ثابت ہو گیا ہے کہ حسین آج اس زمانے

میں پیدا ہو سکتا ہے، ہم سر کٹنے کے لئے تیار ہیں، ہم مر مٹنے کے لئے تیار ہیں لیکن کسی طور پر اسرائیل کی بالا دستی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں) جناب سپیکر، ذرا اس ہاؤس کو کنٹرول میں کریں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، اس سے پہلے۔

جناب سپیکر: .Order in the House اپنے اپوزیشن لیڈر صاحب۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، اس سے پہلے حماس کا حملہ، اسرائیل کی جو سیکیورٹی ہے، اس پر سوالیہ نشان اٹھا چکا ہے، حماس ایک چھوٹا سا گروپ اور اسرائیل جیسے منظم ملک پر حملہ کر سکتا ہے اور یہ دوسرے مسلمان ملکوں کے لئے ایک مثال ہے۔ جناب سپیکر، اسرائیل کے بہت حساس لوگ ہیں، بہت ہی ڈرپوک اور سہمے ہوئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکنالوجی ان کے کنٹرول میں ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مالک ہیں، پوری دنیا پر وہ قابض ہیں لیکن جناب سپیکر، آج ہم کس بات سے ڈر رہے ہیں؟ اتنے تین چار قرار داد یہاں پہ پاس ہو چکی ہیں، میرے خیال سے اس پہ بھی قرار داد پاس ہونی چاہیئے، مسلکی اختلاف اپنی جگہ پر، ہمارا مسلک پہ اختلاف ہو سکتا ہے لیکن یہ کون لوگ ہیں جو ہمیں مسلک اور فرقہ میں تقسیم کرتے ہیں، کیا سارے ایران جو ہیں وہ صحابہؓ کی گستاخی میں شامل ہیں؟ جناب سپیکر، ایسا بالکل نہیں، چند لوگ آج سے سو (100) سال پہلے آپ دیکھیں، اس خطے میں نہ کوئی بریلوی تھا، نہ کوئی سنی تھا، نہ کوئی دوسرے مذاہب و مسلک یہاں پر تھے، یہ یہاں سے اسرائیل کی حمایت یافتہ سلطنت برطانیہ جب وہ یہاں سے جا رہی تھی تو ان لوگوں کو مصروف کرنے کے لئے یہاں پہ مختلف مسلک بنائے گئے، مختلف فرقے بنا دیئے گئے اور آج بھی ان کی پوری دنیا پر حکمرانی جاری ہے، لیبیا کی تباہی کا فیصلہ کون کرتا ہے؟ عراق پر حملے کون کرتا ہے؟ ہمارے پڑوس میں افغانستان، ہم یہاں سے امریکہ اور برطانیہ بڑی آسانی سے سفر کر سکتے ہیں لیکن افغانستان یا اس سے پار ریاستوں کی طرف جانے پر ہم سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، چند لوگوں کو ملکوں کے سربراہ بنا دیتا ہے، سازشوں کا ماہر اسرائیل آج ہمارے ملک میں بھی کار فرما ہے۔ جناب سپیکر، اس طرح جب ہی جو ہوا، جو ابھی لبنان میں جو ہوا، واکی ٹاکی پر، آج ہماری جیبوں میں یہ اسرائیل کے بنائے ہوئے یہ موبائل موجود ہیں، جناب سپیکر، یہ بم ہے بم، وہاں پہ Pagers، واکی ٹاکی اور سولر پینل تک تباہ ہو گئے، ان سے تباہی پھیلی، یہ کسی بھی وقت حملے کر سکتے ہیں اور ہم آج بھی ان کے رحم و کرم پہ ہیں۔ جناب سپیکر، اب میں آتا ہوں اپنے آج کے ایجنڈے کی طرف، میں اتنا کہوں گا اور اسرائیل کی سازشوں پر میں کسی اور ٹائم بات کروں گا کہ وہ کس طرح ہمارے لوگوں کے ذہنوں کو بدل رہے ہیں، ہمارے نوجوانوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: طارق صاحب، متوجہ ہوں منسٹر صاحب۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں، Last time جو کوہسار بلاک کی بات کی گئی، پورے صوبے میں، پورے پختونوں میں ایک خوف کی فضاء قائم ہوئی، کیا وزیر اعلیٰ صاحب کو ایوان میں نہیں آنا چاہیئے تھا؟ کیا ان کو ایوان کو اعتماد میں نہیں لینا چاہیئے تھا؟ اگر وہ اس ٹائم ایوان میں آتے اور ایوان کو اعتماد میں لیتے

اور اس پہ ایک اچھی ڈیبیٹ ہوتی، میرا نہیں خیال کہ آج یہ واقعہ دوبارہ رونما ہوتا، اس ٹائم قومی اسمبلی میں جو ہوا، جو ہمیں بتایا گیا، ہم نے اس کی بھرپور مذمت کی لیکن مجھے یہ کچھ اور ڈرامہ لگتا ہے، جناب سپیکر، یہ لوگ عمران خان کو رہا کریں گے؟ یہ لوگ عمران خان کو رہا کرنا تو درکنار، میں نے بجٹ سپیچ میں کہا کہ عمران خان نے جو اے ڈی پی میں ان کے Directives پہ جو سکیمیں اے ڈی پی کا حصہ بنیں، جو ریفارمز تھیں، وہ انہوں نے نکال دی ہیں، اب وہ اے ڈی پی کا حصہ نہیں ہیں، میں نے آپ کے سامنے بجٹ میں اس کی طرف اشارہ کیا تھا یہاں پر اینٹی اسٹیبلشمنٹ ایجنڈا لایا گیا، سب لوگوں کے پاس اپنی اپنی کہانیاں ہیں، کسی نے بھی عمران خان کی بات نہیں کی، میں نے اس ٹائم بھی کہا تھا کہ آپ کو یہ گاجر، مولی، یہ پنسل پہ جو ووٹ ملے ہیں، یہ عمران خان کو ملے ہیں، یہ آپ کے ووٹ نہیں ہیں، اس ٹائم میں نے ان کو یاد دلایا لیکن آج مجھے لگتا ہے کہ یہ Match fixing ہے، کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ اس طرح غائب نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، آج جو موجودہ حالات ہیں، اس سے اگر وہ اپنے آپ کو سائڈ پہ کر رہے ہیں اور پرسوں آکر کہتے ہیں کہ میں فلاں مسئلے میں تھا، فلاں مسئلے میں تھا، تو میرے خیال سے یہ مناسب نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر، میں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں، میرے پاس بہت سی چیزیں ہیں اس ایوان کو بتانے کے لئے، میں یہ بتانا چاہتا ہوں، جس طرح میں نے پہلے پوری دنیا کی بات کی، عراق، شام، لیبیا، افغانستان، اور میں نے کہا کہ ہماری نوجوان نسلوں کے ذہنوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے، بڑا مشکل ہوتا ہے ان گل خانوں کو سمجھانا، جناب سپیکر، ایک Imported شخص جس نے اپنے باپ کے جنازے میں شرکت نہیں کی، اسے ورلڈ کپ تھما دیا گیا۔ جناب سپیکر، 1992 کا ورلڈ کپ آپ دیکھیں، ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے Matches، پتہ نہیں کس کس طریقے سے پاکستان کو یہ ورلڈ کپ ملا، وہ شخص جو اپنی کینسر زدہ ماں کی عیادت و خدمت نہیں کر سکتا، اسے شوکت خانم بنا کر دے دیا گیا، ان کو کمائی کا ایک ذریعہ بنا کر دے دیا گیا۔ جناب سپیکر، آپ اپنے آپ کو (شور) آپ کے پاس ٹائم ہے، دیکھیں جناب سپیکر، آپ دیکھیں Floor پہ میں کھڑا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک سیکنڈ۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: یہاں پہ پرسوں مینا خان نے جو غلیظ گفتگو کی، اس ٹائم آپ لوگ اس کو سمجھا نہیں سکتے تھے، مینا خان یہاں پہ پرسوں مریم نواز کے بارے میں جو کہہ رہا تھا، کیا وہ یہ آپ کو Suit کرتا ہے؟

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ صبر کر لیں، مجھے بات تو کرنے دیں۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: اب آپ مجھے بولنے دیں۔ دیکھیں جناب سپیکر، (شور) دیکھیں جناب سپیکر، ان گل خانوں کو سمجھانا بڑا مشکل ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، رشاد خان۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: ان گل خانوں کو سمجھانا بڑا مشکل ہے، آپ مجھے، میرا یہ حق بنتا ہے، مجھے سنانا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا سن لیں، ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، مینا خان! ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب محمد رشاد خان: مینا خان صاحب، آپ نے پرسوں جو گفتگو کی، وہ آپ کو زیب نہیں دیتا۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ مجھے بات کرنے دیں۔

(شور)

جناب محمد رشاد خان: آپ کسی کی ماں بیٹی کے بارے میں ایسی گفتگو نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، پرسوں یہاں پہ جو کہا گیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سن لیں ناں، سن لیں، دیکھیں آپ۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد رشاد خان: آپ لفظ جو ہے وہ Expunge نہیں کرتے، یہ پختون کلچر کو تباہ کر رہے ہیں، یہ پختوں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ صبر کر لیں ناں۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: سن لیں ناں، آپ دیکھیں، میری ایک عرض سنیں، رشاد خان! سن لیں، سن لیں بھائی، آپ بھی بیٹھ جائیں ناں، پلیز بیٹھ جائیں آپ، آپ بیٹھ جائیں اور مجھے بات کرنے دیں ناں، آپ کمال کرتے ہیں۔ (شور) دیکھیں رشاد خان، سن لیں، پہلے میری بات سن لیں، میری بات سن لیں، دیکھیں بعض اوقات ایسی باتیں ہو جاتی ہیں مگر اچھے لوگ اور اچھی سوسائٹی جو ہوتی ہے ناں، اور آپ سارے لوگ چار سوا چار یا ساڑھے چار کروڑ لوگوں کے نمائندے ہیں، یہ نمائندہ جرگہ بیٹھا ہوا ہے، اگر آپ اس قسم کی باتیں، یہ لوگ دیکھیں گے، یہ تو Live جا رہی ہیں، آپ سن لیں، بات سن لیں جی، دیکھیں، اگر آپ اس قسم کی باتیں کریں گے تو پھر اس ایوان کا ماحول اچھا نہیں رہے گا ہمارے لئے، دیکھیں تمام لیڈر جناب، قائداعظم سے لے کر موجودہ دور تک جتنے لیڈرز ہیں، وہ سارے ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، ہم نے ہمیشہ اس بات کو Endorse کیا ہے یہاں پہ، ہم نے تمام پولیٹیکل ورکرز کی Endorsement کی ہے، ہمیں ان باتوں سے باہر آنا چاہیئے، اس ذاتیات سے باہر آنا چاہیئے، آپ ایشوز پہ بات کریں، آپ اس پہ بات کریں تو مجھے خوشی ہوگی، باقی سب کو بھی خوشی ہوگی۔ دیکھیں، چھوڑ دیں اس قصے کو جو آپ نے بیچ میں جو باتیں کیں، میں تو کوئی بات کسی کا حذف تو نہیں کرتا، وہ ہو گئیں مگر خدارا آپ احتیاط کریں۔ ان کا مائیک On کریں۔ آپ احتیاط کریں کہ اس وقت موضوع کیا ہے صاحب، آپ نے ایران کی بات کی، سر آنکھوں پہ، اسرائیل کی بات کی، باقی باتیں بھی کیں لیکن اس وقت موضوع جو زیر بحث ہے، وہ KP House کی حرمت کی پامالی ہے رینجرز کے ہاتھوں اور اسلام آباد پولیس کے ہاتھوں، اس پہ ہم گفتگو کر رہے ہیں، یہ صوبہ آپ کا بھی ہے، یہ

صوبہ میرا بھی ہے اور یہ صوبہ یہاں کے عوام کا بھی ہے اور اسی طرح وہ گھر بھی آپ کا ہے، وہ میرا بھی اور اس عوام کا بھی ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں اور دوسری، جناب سی ایم کی اور کچھ ایم پی ایز کی Abduction کی ہے تو اس کے اوپر اگر ہم رہیں گے تو ہماری بات ایک سمت میں چلتی رہے گی، وہ Derail نہیں ہو گی۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر، وہاں پہ ایک نعرہ لگتا ہے کہ آپ کا بھائی، ہمارا بھائی، سب کا بھائی، علی بھائی علی بھائی، تو علی بھائی کو تو میں اس ٹائم سے جانتا ہوں جب میں اسمبلی کا ممبر تھا 2008 میں، وہ اسمبلی کے ممبر نہیں تھے، ہم نے ساتھ کرکٹ کھیلی ہے، لاہور میں، ایبٹ آباد میں، اسلام آباد میں۔ جناب سپیکر، ان کی جب اپنی باری آتی ہے، تو یہ جب مائیک پہ کھڑے ہو جاتے ہیں تو اتنی غلیظ، اتنی غلیظ۔

(اس مرحلہ پر وزیراعلیٰ، خیبر پختونخوا ایوان میں تشریف لے آئے)

(شور اور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order in the House, please. بیٹھیں، اب آپ تمام بیٹھ جائیں جی۔

(شور اور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order in the House, please. بیٹھ جائیں، بھائی! سارے بیٹھ جائیں اور خاموشی اختیار کریں۔

جناب علی امین خان (وزیراعلیٰ): دوبارہ مرا ہے کیا؟ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بیٹھ جاؤ یار، بیٹھ جاؤ، آرام سے۔

(شور)

جناب وزیراعلیٰ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: ان کو بٹھائیں یار۔

جناب وزیراعلیٰ: خبرہ واؤرئ، خبرہ واؤرئ، Silent, please.

جناب سپیکر: آپ سب سے میری ایک بات پہلے طے ہوئی تھی کہ آپ سب لوگ، آپ سارے بھائی بیٹھ جائیں۔ جناب آنریبل سی ایم، علی امین خان گنڈاپور۔

جناب وزیراعلیٰ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اب چونکہ وہی بات زیر بحث ہے، آپ کا Comment میں بعد میں لے لوں گا، خیر ہے۔ دیکھیں، ہم تو ایک خیبر پختونخوا ہاؤس کی حرمت پر جس پر رینجرز نے حملہ کیا تھا، جس پر اسلام آباد پولیس نے آئی جی اسلام آباد کی سربراہی میں حملہ کیا تھا، اس بات پہ ڈیبیٹ کر رہے تھے اور ہمارے سی ایم کو Abduct کیا، تو یہ سی ایم صاحب

چونکہ پہنچ آئے ہیں، اب اگلی روئیداد جو آپ بھی گلہ کر رہے تھے کہ پچھلی مرتبہ بھی سی ایم صاحب نے ہمیں Confidence میں نہیں لیا، تو جناب آنریبل سی ایم صاحب، یہ Floor آپ کا ہے، جی جی۔

جناب وزیر اعلیٰ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، مجھے فخر ہے اپنے اس ہاؤس پہ، فارم پینتالیس کے اس ہاؤس پہ، اور ساتھ ساتھ میں پورے پاکستان کے عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جو اس وقت عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں، وہ اس لئے کھڑے ہیں کہ عمران خان اس قوم کی جنگ لڑ رہا ہے اور عمران خان ہماری نسلوں کی اور ہماری جنگ لڑ رہا ہے، تو میں پورے پاکستان کے عوام کا اور ساتھ ساتھ جو اورسیز پاکستانی ہیں، ان کو سلام پیش کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ ایک تاریخ بن چکی ہے اور ابھی یہ حال میں چل رہی ہے کہ ایک پارٹی جس کا نام پاکستان تحریک انصاف ہے، جس کا چیئرمین عمران خان ہے، اس کو ختم کرنے کے لئے جو یہ سارے اکٹھے ہوئے اور Pre-planned ہمارے اوپر اور ہماری پارٹی پہ حملہ کیا اور وہ آج آئے دن Expose ہو رہے ہیں، Expose مطلب کہ وہ ننگے ہو رہے ہیں جناب سپیکر، ہم سے پہلے پارٹی کا نشان لیا گیا، اس کے بعد ہمارے لوگوں کو اغواء کیا گیا، ہمارے لوگوں سے زبردستی پارٹی چھڑوائی گئی، اب آہستہ آہستہ سب کے بیان آرہے ہیں کیونکہ وہ Politically ختم ہو چکے ہیں، اس کے بعد ہمیں Election campaign نہیں کرنے دی گئی اور آج ادھر دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت بھی اسمبلی کے اندر یہ میں زیادہ بتا رہا ہوں کہ چھ بندے بھی ایسے نہیں ہیں اپوزیشن کے جو جیت کر آئے ہوں، چھ بندے، اور اگر میں دعویٰ کر رہا ہوں۔۔۔۔

(تالیاں اور شور)

جناب وزیر اعلیٰ: اگر میری بات غور سے سنو بھائی اور اگر یہ ہمارے ساتھ ہمارے لوگوں کو توڑ توڑ کر کو نسل لیول تک، ورکر لیول تک، چیئرمین لیول تک یہ کام نہ کیا جاتا تو خدا کی قسم اس اسمبلی میں ایک بھی بندہ اپوزیشن کا نہ ہوتا، یہ پورا صوبہ جانتا ہے۔ اب میں پاکستان پہ آتا ہوں، پاکستان میں تحریک انصاف کو فارم پینتالیس پہ سوا چار کروڑ ووٹ ملا ہے، پچھلی دفعہ ایک کروڑ چھپن لاکھ ووٹوں پہ ہماری حکومت بنی تھی، اتنے ووٹوں کے بعد سے یہ ووٹ کہاں سے آئے؟ ووٹ تو تھے نہیں، فارموں پہ لکھ کر فارم سینتالیس پہ، اور اس کے باوجود ہماری وہ حکومت جو تین چوتھائی ہوتی، ہم سے چھین لی گئی اور وہی سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں ہے، کیوں، یہ ملک کسی کے باپ کا ہے؟ ہماری حکومت میں مولانا صاحب نے دھرنا دیا، اسلام آباد تک آئے، ہم نے نہیں روکا، پیپلز پارٹی کراچی سے چلا، بلاول زرداری نے جلسہ کیا، ہم نے نہیں روکا، اب خوف کیا ہے؟ اوئے، ان کو کس چیز کا خوف ہے؟ کیوں گھبراتے ہیں، کیوں نہیں چھوڑتے؟ پھر ہمارے پہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم امن پسند نہیں ہیں، امن پسند تو ہم ہیں کہ جب ہم جیت جاتے ہیں تو ہم کہتے ہیں چلو پاکستان کے لئے اور جیتنے کے بعد بھی ہم کہتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کرتے تاکہ انتشار نہ پھیلے۔ جناب سپیکر، ہم لوگوں نے جلسے کی اجازت مانگی لاہور مینار پاکستان میں، کہا مویشی منڈی جاؤ، وہ پینتیس کلومیٹر دور اور راستوں میں رکاوٹیں اور جو یہ ٹی وی پہ آتے ہیں ناں، ٹال ٹال کرتے ہیں کہ رکاوٹیں نہیں تھیں، یہ شکر ہے کہ سوشل میڈیا ہے، میڈیا والے تو Compromised ہو جاتے ہیں لیکن سوشل میڈیا نہیں

ہوتا، یہ رکاوٹیں نہیں تھیں، تو کیا ٹرالے اتنے سارے میں نے لگائے تھے؟ اسلام آباد میں جلسہ مانگ رہے ہیں، سنگجانی مویشی منڈی میں کرو، اور ادھر بھی رکاوٹیں، پھر پنڈی میں کہا کہ لیاقت باغ میں کرتے ہیں، کہتے ہیں، جاؤ گا نا مویشی منڈی میں کرو، کیا ہم کوئی جانور ہیں کہ ہم منڈیوں میں کریں گے؟ پھر ہم نے کہا کہ ہم احتجاج کرتے ہیں، پر امن احتجاج کرتے ہیں، تو اس کی بھی ہمیں اجازت نہیں دی۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں میں پوری قوم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو دو چیزیں، ایک جو ناپسند ہے وہ ہے تکبر، اور جو پسند ہے سب سے زیادہ وہ ہے عاجزی، پہلے تو انہوں نے ہمیں روکا اور میں لاہور لیٹ پہنچا، یہ کہہ رہے ہیں کہ میں لیٹ کیوں ہوا؟ میں آپ کو دکھاؤں گا ثبوت کے ساتھ کہ ہم سوا پانچ بجے کالا شاہ کاکو کو باوجود اس کے کہ چھ سو کلومیٹر، پہلے لوگ اکٹھے ہونے میں ٹائم لگتا ہے، پھر یہاں سے جانے پر راستے میں رکاوٹیں تھیں، تو میں سوا پانچ بجے کالا شاہ کاکو کے اوپر تھا، آگے سات جگہ پہ ہمیں روکا گیا وہاں سنگجانی میں، ہم تو ٹائم پر پہنچ گئے تھے، چیک کریں، انہوں نے اے ڈبلیو ٹی کا ایک ہمیں وہ دیا انٹرچینج کہ وہاں سے جاؤ، تو وہ اتنا سارا روڈ ہے، آپ نے اس روڈ کے اندر مجھے ٹوٹل وہ چھ کلومیٹر کی Walk ہے، تین چار کلومیٹر تو میں نے کر لئے تھے گاڑی میں کنٹینر کے اوپر، اس کے بعد میں چلا ہوں، میں نے آخری ڈھائی کلومیٹر عوام کے رش کی وجہ سے مجھے اس میں سوا گھنٹہ لگا ہے کیونکہ گاڑیاں اور عوام اتنے تھے کہ راستہ ہی نہیں تھا، پھر پنڈی میں ہم نے جانا تھا برہان پہ، اس سے پہلے اٹک پہ، پھر وہ پتھر گڑھ پہ جو انہوں نے بدترین شیلنگ کی، جو بربریت اور جو ظلم کیا ہے، وہ بھی سب کو پتہ ہے، ہم نہیں پہنچ سکے، ہمارا ایک دن کا احتجاج تھا، ہم نے وہیں پر کیا، واپس آ گئے۔ اب یہاں پر ہوا کیا، پتہ ہے آپ کو؟ مزہ آیا مزہ آیا، یہ سوچ رہے تھے کہ نہیں جا سکتے ناں، ان کے پاس طاقت ہے، ہماری دی ہوئی طاقت ہے، ہمارے ٹیکس کے پیسے کی دی ہوئی طاقت ہے، پہنچے ہیں اور وہیں پر ڈی چوک میں پہنچے ہیں جہاں کا کہا تھا۔ سپیکر صاحب، آپ ساتھ تھے، ہمیں راستے میں ایک ایک کلومیٹر روڈ کے اوپر ایسے ٹرالے اور ایسے کنٹینرز بھرے ہوئے، اتنے بڑے بڑے کھڈے، اس کے بعد ہزاروں شیل، پھر کیا ہوا؟ اللہ الحق ہے، ہم منزل تک پہنچ گئے، ان کو سمجھ نہیں آئی حالانکہ ہمارا ادھر نا نہیں تھا، ہمارا احتجاج تھا، پہنچنے کے بعد ہم نے ڈھائی گھنٹے تین گھنٹے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ بالکل Front پر آ چکے ہیں اور بہت قریب سے لڑائی شروع ہو چکی ہے، اللہ نہ کرے نقصان نہ ہو جائے، ہم نے پھر بھی سوچا، پہلے سات چھوڑے تھے ویڈیو تھی، اس دفعہ سترہ چھوڑے ہیں حالانکہ میں نے کہا تھا کہ پنجاب پولیس کو میں اس دفعہ نہیں چھوڑوں گا لیکن میں بار بار کہتا ہوں کہ اصلاح اصلاح، اور کہنے سے نہیں بلکہ عمل سے اس دفعہ سترہ چھوڑے ہیں، ویڈیوز اس کی آ جائیں گی، ابھی Download ہو رہی ہیں، پھر بھی چھوڑ دیئے کیونکہ بچے ہیں، ان کے بچے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، استعمال کرنے والے کیوں نہیں سوچ رہے، جو ان کو استعمال کر رہے ہیں لیکن ہم نے پھر بھی چھوڑ دیئے۔ اب وہاں سے ہم نے کہا کہ 'کے پی ہاؤس' جاتے ہیں کہ لوگ ڈھائی دنوں کے تھکے ہوئے تھے اور چائے پیتے ہیں اور چائے پی کر پھر عمران خان سے ملاقات ہو گی، عمران خان جو لائحہ عمل دے گا اس پر عمل کریں گے۔ سر، جیسے ہی میں وہاں پر پہنچا ہوں تو میں نے بندوں کو یہ بات کی اور بٹھایا ان کو ادھر کہ آئی جی اسلام آباد اور ڈی جی رینجرز کے ساتھ اور پہلے سے کنٹینر ہمارے گیٹوں پر لگا چکا تھا، یہ ہے کون؟ 'کے پی ہاؤس'

ہمارے اس صوبہ پختونخوا کی ملکیت ہے، اگر یہاں بیٹھے ہوئے لوگ اس بات پر کھڑے نہیں ہوتے ناں، تو پھر جاؤ پختونخوا کی بجائے کوئی سندھ چلا جائے منسٹر کے پاس، کوئی پنجاب چلا جائے منسٹر کے پاس، یہاں مت بیٹھو کہ تم میں اپنے صوبے پر غیرت نہیں ہے۔ (تالیاں) تمہیں اپنے صوبے پر غیرت نہیں ہے، آپ کے صوبے کے عوام پر ظلم ہوتا ہے اور وہ تمہاری پارٹیاں کرتی ہیں، تمہیں اس پر غیرت نہیں ہے؟ کس بات پر غیرت کھاؤ گے ؟ کہ بس ہمیشہ فارم سینتالیس پر بن کر آ جاؤ گے، اگر فارم سینتالیس پر بھی فرض کرو تم آ گئے، پھر بھی تمہاری کرسیوں کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ تمہاری سوچ یہ ہے کہ تمہارے لوگوں پر ظلم ہو، ان کے گھروں پر چھاپے لگیں، ان کی ماؤں اور بہنوں کی عزت، چادر اور چار دیواری پامال کی جائے، تو تم کہو گے کہ چلو یہ کمزور ہو گئے، میں جیت جاؤں گا، لعنت ہے ایسی جیت پر، لعنت ہے ایسی کرسی پر، لعنت ہے ایسے پارلیمنٹیرین بننے پر کہ آپ اپنا سارا کچھ تباہ کر کے لوگوں کو آپ کہیں گے کہ مجھے میرے جیتنے میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس نے آکر سر، Direct firing کی ہے، Direct shelling کی ہے اور دھاوا بول دیا ہے، یہ پتہ نہیں ہے پکڑنے کس کو آیا تھا؟ ایف آئی آر کس پر تھی؟ مجھے پکڑنے آیا تھا؟ مجھے اطلاع دی کہ تمہارے پہ ایف آئی آر ہے نہیں، کس چیز کی ایف آئی آر ہے؟ کونسا ایسا میں نے جرم کیا تھا؟ بتا تو دیتا۔ پہلے عمران خان نے کہا، اگر مجھے گرفتار کرنا ہے کر لو، میں گرفتاری دیتا ہوں، انہوں نے اس کو جان بوجھ کر اس طریقے سے گرفتار کیا تاکہ قوم کو دکھ ہو، قوم غصے میں آئے اور کچھ کرے۔ انہوں نے کروادیا، وہ نو(9) مئی کا ڈرامہ بنایا ہوا ہے، نو(9) مئی ایک ڈرامہ ہے، میں Repeat کر رہا ہوں، اگر نو(9) مئی ڈرامہ نہیں ہے تو وہ عندلیب عباس جو چھت پہ کھڑی ہو کر نعرے مار رہی تھی، وہ ایک دن حوالات کیوں نہیں گئی اور خدیجہ شاہ کیوں ایک سال اندر رہی ہے؟ مراد راس نے کہا کہ سترہ سو کالیں (Calls) لوگوں کی Receive ہوئیں وہاں پر لیکن ایک بھی اندر نہیں گیا جبکہ محمود الرشید اور ہمارے باقی لوگ وہ ابھی تک اندر ہیں، عمر چیمہ ابھی تک اندر رہے، اس سے یہ ایک ڈرامہ ثابت ہوا ہے، جس نے پارٹی چھوڑ دی وہ نو(9) مئی میں نہیں ہے، جو پارٹی میں کھڑا ہے وہ نو(9) مئی میں سارے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سارے نو(9) مئی والے ہیں کیونکہ انہوں نے پارٹی نہیں چھوڑی ہے، (تالیاں) یہ بیٹھا ہے چھوڑ گیا ہے، یہ نہیں ہے نو(9) مئی میں، یہ بیٹھا ہے، باقی ہار گئے ہیں کیونکہ نو(9) مئی میں نہیں ہے، نو(9) مئی میں کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ چھوڑ گیا، کب جاگے گا ان کا ضمیر (تالیاں) کب جاگے گا ان کا ضمیر؟ لیکن جاگے گا، ایک دن یہ بتائے گا، یہ بتائے گا کہ کرسی کے لئے اس نے پٹھانوں کی بے عزتی کی ہے۔

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: نہ کریں بھئی، آپ Hooting نہ کریں۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں یہاں پر واضح کر رہا ہوں، (مداخلت) آپ بعد میں بولیں ناں بھئی، جواب نہیں دینا، میں یہاں پہ یہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہ کریں یہ Hooting۔ دیکھیں، ابھی پہلے ایک بات طے ہو چکی ہے۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں یہاں پر کہنا چاہتا ہوں کہ کئی لوگوں نے جب پارٹی چھوڑ دی۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ہو گیا ہے؟

جناب وزیر اعلیٰ: ایک منٹ بات کرتا ہوں، جب پارٹی چھوڑ دی، نو (9) مئی نہیں ہے، کاغذات بھی ٹھیک ہیں، جتنے کا وعدہ بھی کر لیا اور جنہوں نے نہیں چھوڑی، یہ ہیں وہ غیرت مند لوگ اور یہ اوپر جو بیٹھے ہیں ہمارے نوجوان، یہ ہیں وہ غیرت مند لوگ جو گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (تالیاں) ہماری روایت ہے سپیکر صاحب، کہ برے وقت میں چھوڑنے والا غدار ہوتا ہے، بزدل ہوتا ہے، اگر کسی کا نظریہ بہت بڑا ہے، عروج میں چھوڑیں، اقتدار میں چھوڑیں، اب آئی جی صاحب نے اس کے بعد شیشے توڑنا شروع کر دیئے، علی امین کی گاڑی توڑی ہے ذاتی، خیر ہے میری گاڑی توڑی ہے، معاف ہے، میرا اسلحہ لے گیا معاف ہے، سامان لے گیا معاف ہے لیکن 'کے پی ہاؤس' کی ایک ایک چیز جو اس نے توڑی ہے، یہ صرف معافی نہیں مانگے گا بلکہ بنا کر بھی دے گا تاکہ وہ دوبارہ ایسی جراءت نہ کرے، (تالیاں) میرے پاس سارے ثبوت موجود ہیں، یہ کھلی ہوئی الماریوں کو توڑ رہا ہے، یہ کھلے ہوئے درازوں کو توڑ رہا ہے، گملوں نے کیا کیا ہے؟ اس نے میری سرکاری گاڑیاں کیوں توڑی ہیں؟ وہ گاڑیاں علی امین کی نہیں ہیں، آج علی امین کی ہیں لیکن وہ گاڑیاں پختونخوا حکومت کی ہیں، اس کی جراءت کیسے ہوئی ہے کہ پختونخوا کی حکومت پہ ہاتھ ڈال رہا ہے؟ اس کے دو سال رہ گئے ہوں گے، سال رہ گیا ہوگا آئی جی بننے کے لئے، آئی جی صاحب! آئی جی رہنے کے لئے اتنے بھی نیچے نہ گرو اور یاد رکھیں سپیکر صاحب، جب چھوٹے لوگ عہدوں پر بیٹھتے ہیں تو ملک تباہ ہوتے ہیں، یہی وہ چھوٹے لوگ ہیں، عہدوں پر جب بیٹھ گئے، اب یہ ملک کو کہاں لیکر جا رہے ہیں؟ عوام اس طرف جا رہے ہیں، یہ چھوٹے لوگ ملک کا کباڑا نکال رہے ہیں، انہوں نے اس کے بعد بھی ابھی تک بندے 'کے پی ہاؤس' میں بٹھائے ہوئے ہیں، کوئی تمہارا باپ یہاں آ کر آئی جی صاحب! یہ ادھر کھڑا ہے تیرا باپ، میں 'کے پی ہاؤس' میں نہیں ہوں، (تالیاں) اگر تمہیں ایسے لڑنے کا شوق ہے، He has used abusive language over there regarding me, he has to (beg) apology.، اس کی جراءت کیسی ہوئی گالی دے کر کہ تمہارا سی ایم کہاں ہے، میں اس کے باپ کا نوکر ہوں؟ یہ میرا نوکر ہے، یہ میری State کا نوکر ہے، اس کی جراءت کیسی ہوئی ہے کہ یہ مجھے گالی دے کر کہہ رہا ہے وہاں پر کہ کہاں ہے سی ایم تمہارا، آئی جی صاحب! تیرا باپ یہ کھڑا ہے، ادھر کھڑا ہے، آ۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، ابھی تک بندے بٹھائے ہوئے ہیں اور آئی جی صاحب سن لو، میں ادھر ہی تھا، کل پوری رات میں ادھر تھا، یہ ہے تمہاری Performance، سن لے فیڈرل گورنمنٹ، تمہارے آئی جی کی Performance پہلے یہ ہے کہ اس سے ہم پہنچے ڈی چوک پہ، دوسری یہ ہے کہ رات کو میں ادھر ہی تھا، چار چھاپے اس نے مارے ہیں، (تالیاں) اللہ الحق ہے، عمران خان کہتا ہے کہ **لا الہ الا اللہ** پہ یقین رکھو، اللہ ساتھ ہو تو ایسے سامنے بندہ نظر نہیں آتا، غار حرا کا واقعہ آپ کے سامنے ہے، ہمارے اسلام کی تاریخ میں رسول پاک ﷺ جس کی سیرت کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ ہم نے Follow کرنا ہے اس کو، اس کی مثالیں موجود ہیں، ہم نے اس کو Follow کرنا ہے، اللہ ہماری مدد کرے گا، تو سپیکر صاحب، وہ میری گاڑی بھی لے گئے، میرا ذاتی اسلحہ بھی لے گئے، میری سکواڈ کی گاڑیاں، سرکاری گاڑیاں بھی توڑ دیں، ٹائر پھاڑ دیئے، لوٹ

لئے، میرے گارڈ بھی لے گئے، ان کو مارا، ڈی ایس پی جو ڈیوٹی پہ ہے 'کے پی ہاؤس' اسلام آباد میں، وہ میرے ساتھ نہیں ہے، وہ میرے ساتھ 'کے پی ہاؤس' کا ذمہ دار ہے، اس سے آپ نے پوچھا، جب اس نے جواب نہیں دیا تھا تو اس کو دو وبٹ مار دیئے، یہ ہے غنڈہ، یہ ہمیں کہتے ہیں غنڈہ، یہ ہے غنڈہ، سرکاری غنڈہ ہے یہ، یہ ہمارے ٹیکس کے پیسے پہ سرکاری غنڈہ بنا ہوا ہے، اس Floor پہ آکر معافی مانگے گا ورنہ خدا کی قسم (تالیاں) ہم بھی آیف آئی آر کریں گے، پھر کہہ رہا ہوں اصلاح کر لو، وہ اس Floor پہ معافی مانگے گا ورنہ ایف آئی آر کرائیں گے، ایف آئی آر پہ پیش نہیں ہو گا تو جہاں پہ ہو گا، ہم اپنی بے عزتی کا بدلہ لے کر دم لیں گے۔ (تالیاں) ساتھ یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ پھر اصلاح کی بات کر رہا ہوں، سارے سن لو، جتنے ہمارے مخالفین بیٹھے ہوئے ہو، اصلاح کر لو، بار بار موقع دے رہے ہیں اصلاح کرنے کا، اس لئے نہیں کہ تم ہمیں بڑے پیارے ہو، اس لئے کہ ملک کی سالمیت اور جو ملک کے حالات ہیں، اس وقت یہ صورتحال، اب ہم کہہ رہے ہیں کہ اصلاح کر لو، وہ جو بندہ بیٹھا ہے، بے گناہ جیل میں ہے، اس وقت ابھی مجھے کلمہ نصیب نہ ہو، موت والے ٹائم پر کہ عمران خان ابھی بھی مجھے جب ملتا ہے ناں، سب سے زیادہ جو بات کرتا ہے وہ کیا کرتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے پاکستان کی فکر ہے، پاکستان کہاں جا رہا ہے، پاکستان کہاں جا رہا ہے؟ ہمیں ہٹانے پر تو مولانا صاحب نے بھی اب کہہ دیا ہے، اب تو گل ہی مک گئی ہے (بات ہی ختم ہو گئی ہے)، مولانا صاحب نے کہہ دیا ہے کہ مجھے بلایا اور مجھے وہاں بٹھا کر باجوہ صاحب نے اور ندیم صاحب نے، یا کونسا نام لیا انہوں نے، اور مختار صاحب نے اور کہا کہ عمران خان کی حکومت گرانی ہے، میں نے کہا کہ ابھی موزوں ٹائم نہیں ہے، انہوں نے کہا امریکہ کا پریشر ہے، پیچھے کیا رہ گیا ہے؟ وہی غلامی ناں، وہی غلامی جو عمران خان کہتا ہے کہ ہم غلام ہیں، یہ وہ ہے، یہ کوئی اور نہیں ہے، یہ وہی مولانا صاحب ہے جس نے پہلے کہا تھا کہ عمران خان کی حکومت امریکہ نے نہیں، عمران خان کی حکومت میں نے گرائی ہے، یاد ہے ناں، سب کو یاد ہے، آپ مجھے بتائیں اس کے بعد اب کیا رہ گیا ہے؟ ہم غلام ہیں ناں امریکہ کے، عمران خان ٹھیک کہہ رہا تھا ناں کہ ہم غلامی کو نہیں مانتے، تو ثابت ہو گیا۔ اب یہ جو حالات بنے ہوئے ہیں، ان حالات کے اندر یہ دھمکیاں کہ گورنر راج لگا لیں گے، ادھر کیا کر لو گے، یہ بھی، اتنے تجربے کئے ہیں اس ملک میں، ایک یہ بھی کر لو، پھر کیا ہو جائے گا، کیا تم عمران خان کی سوچ ختم کر سکتے ہو، اس عوام کو ختم کر سکتے ہو؟ کبھی بھی نہیں، یہ دھمکیاں شمکیاں اگر ہمیں ڈرنا ہوتا ناں تو ہم اس طرح (Front route (Frontline پہ نہ کھیل رہے ہوتے، تمہیں نااہل کر دیں گے، کر دو ناں یار، کیا ہو گا؟ میں نہیں ہوں گا کوئی اور ہو گا، ان شاء اللہ بہت ہیں، سب کا نظریہ پکا ہے، سارے ڈٹے ہوئے ہیں، ہم نے کبھی اپنے لئے نہیں کھیلا، ٹیم کے لئے کھیلا ہے، صوبے کے لئے کھیلا ہے، ملک کے لئے کھیلا ہے، قوم کے لئے کھیلا ہے، تگڑے ہو جاؤ، نااہل کر دو پھر آؤں گا اور پھر آؤں گا، مزید دب کر آؤں گا، تو پھر مزید مزید دبوں گا، پھر اس ملک کا ایک آئین ہے اور اس آئین کا ہم نے تحفظ کرنا ہے اور جو اگر رکاوٹ بنے گا، ہم اس کا مقابلہ کریں گے، ایک شخص کے لئے ہم قوانین بناتے ہیں، پچیس کروڑ عوام کا نہیں سوچتے، ایک شخص کے لئے قانون بن رہا ہے اور لوگوں کو اٹھایا جا رہا ہے اس کے لئے، چلو بناتے ہیں وہ قانون، فارم سینتالیس والے اتنے ہو گئے ہو، اسے بنا لو، نہیں کہ کسی کی بہن کو اٹھا رہے ہیں، کسی کے بچوں کو اٹھا رہے ہیں، نیا قانون بنا دیا

ہے کہ لوٹاکریسی Allowed ہے، بنو لوٹے، لوپیسے، اوہ یہ ہے تمہاری پارٹیاں، اوہ یہ ہے تمہارا نظریہ کہ بکو، تم بکنے کو Legal کر رہے ہو، خدا کے لئے اپنی قبر میں جاؤ گے، کب تک ایم پی اے رہ جاؤ گے، کب تک رہو گے زندہ؟ پتہ ہے، ایک لمحے کا پتہ ہے آپ لوگوں کو؟ اپنی پارٹی میں بول نہیں سکتے ہو، لوٹاکریسی کو آپ Allow کر رہے ہو کہ بنو لوٹے، آپ ایک بندے کے لئے پچیس کروڑ لوگوں کے خلاف جارہے ہو، کیا فائدہ دیا اس نے آپ کو؟ پھر فائدہ دیا ہے اس کا مطلب ہے گال اس سے گھڑی ہے پھر فائدہ دیا ہے کہ اتنا سٹینڈ جو لے رہے ہو، کوئی فائدہ دیا ہے اس نے، آج پتہ چل گیا ہے کہ اتنے مجبور ہو کر اس نے اتنا فائدہ دیا ہے کہ ایک بندے کے لئے پاکستان کے آئین میں ترمیم ہو رہی ہے۔ سپیکر صاحب، بارہ ضلعوں سے گزر کر آیا ہوں میں، نہ گاڑی چھوڑی، نہ سرکاری اسلحہ چھوڑا، مجھے جو Threats ہیں، میں اس وقت علی امین نہیں ہوں، میں اس وقت اس صوبے کے عوام کا وہ مینڈیٹ ہوں جو ان کو ملا، انہوں نے مجھے دیا، مجھے Threats ہیں، مجھے کچھ ہو جاتا تو ذمہ دار کون تھا، کون ذمہ دار تھا؟ میں حلفاً کہہ رہا ہوں کہ جب میں نکلا ہوں تو میری جیب میں ایک روپیہ بھی نہیں تھا، لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ایک روپیہ نہیں تھا میری جیب میں، میرے ہم سفر کون تھے؟ پہلے میں اکیلا، آگے ایک بار دو لوگ پھر تین، میں پورے بارہ ضلعے گزار کر ابھی پہنچا ہوں، جیسے پہنچا ہوں پتہ چلا کہ آپ لوگ اجلاس کر رہے ہیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، آپ کا شکریہ ادا کرنے، (تالیاں) ان بارہ ضلعوں میں جو میں گزرا ہوں، اس آئی جی کی وجہ سے، مجھے آئی جی نے، یہ تو ابھی تک مجھے پتہ نہیں کہ میرے پر ایف آئی آر کی ہے؟ موبائل تو کام نہیں کر رہا تھا، میرے ساتھ موبائل بھی نہیں تھا، ویسے بھی کام نہیں کر رہا، اب میرے پاس دو تین دن سے موبائل نہیں ہے، ہم جہاں پہ گھوم رہے تھے نیٹ ورک تو بند تھا، مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ آئی جی صاحب تمہارے پاس میرا Warrant کونسا ہے، تمھارے پاس Search warrant کونسا ہے؟ اچھا رواج بنانا چاہتے ہو، آپ لوگ دیکھو، ظرف کی ایک Limit ہوتی ہے، ظرف کی ایک Limit ہے، خدا کی قسم ایک Limit ہے، یہ کیسا رواج ہے، کل میں کوئی پرچہ کاٹ دوں، کل میں کوئی پرچہ کاٹ دوں، کل ایسے نہ ہو کہ میں چڑھ دوڑوں، کیا ساری عمر آپ کی حکومت رہنی ہے؟ اگر آپ چپ ہوئے ہیں ہمارے گھر کے چھاپوں پہ، اب میں وہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا، تو یہ تمہارے گھر پہ چھاپہ میں لگواؤں ناں تو کہنا کہ علی امین بے غیرت ہے، ایسے کہنا، پورا صوبہ کہنا کہ علی امین بے غیرت ہے، جس دن میں نے چھاپہ لگوایا مخالف کے گھر میں، اس کی ماں بہن کی بے عزتی کرائی تو کہنا بے غیرت ترین آدمی ہے علی امین، کبھی بھی نہیں کرے گا، (تالیاں) ہماری تربیت ایسی نہیں ہے، نہ ماں باپ سے یہ ہماری تربیت ہے، نہ لیڈر سے ہماری یہ تربیت ہے، کچھ لوگ گلہ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہوا، ہمارے ساتھ یہ ہوا، کرتے ہیں گلے، ہم بیٹھے ہوئے اور جنہوں نے کیا ہے ناں، ان کے آج بوٹ چاٹ رہے ہو، جاتے کہاں ہو، سچ بولو، سچ بولو (تالیاں) جنہوں نے کیا ہے، مریم میڈم! سن لو، وزیراعلیٰ کو کہہ رہا ہوں، مریم سے میرا کام ہی نہیں ہے، پھر کہتے ہیں عورت کارڈ استعمال کیا، پاکستان میں عورت مریم رہ گئی ہے، ہماری عورتیں نہیں ہیں؟ یاسمین راشدہ لوگوں کو منع کر رہی ہیں اندر جانے سے، دو

سال سے جیل میں ہیں، بیمار بھی ہیں، وہ عورت نہیں ہیں؟ مریم میڈم! ذرا پتہ کرلو، تم جو کہتی ہو ناں، میرا دروازہ توڑا گیا، وہ توڑنے والا کہاں ہیں؟ وہ کون ہے؟ وہ تو بوٹ پالش کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

(تالیاں اور شور)

<u>جناب سپیکر</u>: یار! یہ بند کرو ایسی باتیں، اللہ کے بندو!۔۔۔۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ علی امین خان تقریر کر رہے ہیں، اس ہاؤس کے لیڈر ہیں، تم لوگوں کو پہلے میں نے کہا ہے کہ میں تم لوگوں کو باہر نکال دوں گا، خدا کے بندو! اس ہاؤس میں لوگوگ کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں، Leader of the House بول رہا ہے، تم ادھر سے لگے ہوئے ہو۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: میں تمام اداروں سے، تمام سیاسی پارٹیوں سے اس Floor of the House کہہ رہا ہوں کہ اصلاح کر لو، اگر چھوٹے بچوں کا مستقبل چاہتے ہو، اچھا چاہتے ہو، یار! کیا ہے، یار! اسمبلی کیا ہے، کیا ہے اسمبلی؟ کبھی بھی ذاتی مقصد کے لئے اپنے اخلاقیات، اپنے دین کی دی ہوئی تعلیم، اپنے حضور پاک ﷺ کا بتایا ہوا راستہ نہیں چھوڑنا، کرسی میں کچھ نہیں ہے، انسان کرسی کو بناتا ہے، کرسی انسان نہیں بناتی، میں آپ کو دکھاتا ہوں، عبدالستار ایدھی Politician نہیں تھا، جتنی دعائیں لوگ اس کو دیتے ہیں، میرے خیال میں کسی کو نہیں دیتے ہوں گے، نام پیدا کرو، نیلسن منڈیلا تیس سال جیل میں رہا ہے، اس کو سب سے عظیم لیڈر بتایا جاتا ہے، اس نے لوگوں کی گلی نالی نہیں بنائی تھی کہ گلی بنائی یا نالی بنائی، اس نے ایک نظریہ دیا تھا، اس نظریئے کے لئے قربانی دی تھی اور جب وہ جیت گیا تو اس نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ کوئی فرق نہیں ہے، کالے اور گورے کا فرق ختم کر دو، وہی بات پھر تیس سال بعد کہی، اصلاح کر لو کیونکہ آج تو ظرف والے لوگ بیٹھے ہیں، بار بار ظرف کا مظاہرہ کر رہے ہیں، ایسے نہ ہو کہ پھر ہمارے بچے بدلہ لینا شروع کر دیں، بیا بہ ہینگ نہ کړو ورتہ خان، قسم پہ خدائے، پہ ایمان درتہ وایم (تالیاں) ہم سارے پہلے مسلمان ہیں، انسان ہیں، پاکستانی ہیں، پھر پختونخوا کے لوگ ہیں، اگر تمہاری بے عزتی، یہ میں غیرت نہیں کھاتا، تو یاد رکھو کل میری وجہ سے کوئی بھی نہیں کھائے گا اور میں آپ کو یہی بتا رہا ہوں، برملا بتا رہا ہوں، جب آپ کے ساتھ ہوگا تو خدا کی قسم لوگ آپ پہ ترس بھی نہیں کھائیں گے، لوگ یہ بھی نہیں کہیں گے کہ زیادتی ہوئی ہے، یہ کہیں گے کہ یہ لوگ تھے اور انہوں نے کیا تھا، اچھا ہوا ہے ان کے ساتھ، تمہیں نظر نہیں آرہا ہے یہ، یہ تم ان کو بول نہیں سکتے ہو؟ کہیں تمہیں ملتے نہیں ہیں؟ کیا تمہیں چھوڑتے نہیں ہیں؟ کیا وجہ ہے آخر؟ اپنے ضمیر کی آواز کو اوپر کرو، جو کام بھی کرتے ہو، مت کرو سیاست، کوئی اور کام کرو ضمیر کی آواز پہ، اصول پہ، اصولوں پہ Compromise نہیں کرنا، ان شاء اللہ سپیکر صاحب، ہماری یہ جنگ جاری ہے، ہم یہ جنگ مرتے دم تک لڑیں گے، پھر یہ کہتے ہیں لفظ استعمال کرتے ہیں جنگ کا، (تالیاں) میں کیا کہوں اس کو، میں اسے کیا کہوں؟ یہ جنگ ہے، یہ جنگ تم نے مسلط کی ہے، یہ جنگ تم نے شروع کی ہے، ان شاء اللہ اس کا اختتام ہم کریں گے اور کر کے دکھائیں گے، اس سے بہتر ہے کہ پاکستان کے مفاد کیلئے، اور عمران خان ہمیشہ کہتا ہے، جیل

جانے سے پہلے بھی کہا ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ جیل میں جاکر کہا، اس نے جیل میں جانے سے پہلے کئی بار کہا کہ میں پاکستان کیلئے مذاکرات کرنے کو تیار ہوں، بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ، اس ملک کی سوچ لو، قوم کی سوچ لو، نسلوں کی سوچ لو، اس ملک کے بنائے ہوئے آئین کی سوچ لو اور سب سے بڑھ کر جو ہمارے آباؤاجداد نے قربانیاں دی ہیں، ان کیلئے کوئی سوچ لو، ایسے نہیں ملا ہمیں پلیٹ میں، انہوں نے جانی و مالی قربانیاں دی ہیں، اگر ہم نے یہ نہ سوچا، ہم اس طرف نہ بڑھے تو آج پاکستان میں مہنگائی آپ کے سامنے ہے، مجھے ابھی بھی یاد ہے بلدیاتی الیکشن ہمارے سب دوستوں نے لڑا ہوگا، Direct یا Indirect، ایک ادارہ تھا، یہ غریب دشمن ہے، انہوں نے مہنگائی کر دی اور ہاں مہنگائی تھی، سولہ روپے یونٹ تھا بجلی کا، تھی مہنگائی، اب تم اچھے لوگوں کا پینسٹھ روپے ہے، مہنگائی نہیں ہے؟ شرم کرو، پٹرول بہت مہنگا ہے، ایک سو آٹھ (108) ڈالر کا بیرل تھا اس وقت اور اس میں ہم دے دیتے ایک سو پینتالیس (145) کا، آج چھہتر (76) یا بہتر (72) ڈالر کا بیرل ہے اور آپ دے رہے ہو ڈھائی سو سے اوپر، یہ کمال ہے آپ کا، چینی جب نوے (90) روپے میں گئی تھی تو چیخیں، نعرے کہ برباد کر دیا، آج یہ ریٹ دیکھ لو، روزگار کی یہ حالت ہے کہ سب سے زیادہ رش جس دفتر میں ہے وہ پاسپورٹ آفس میں ہے، وہ بھی ان کے نیچے ہے، ادھر بھی کرپشن ہو رہی ہے، بغیر پیسوں کے پاسپورٹ نہیں بنتا، کہاں چلے جائیں؟ آپ دیکھ لیں، لوگ ملک چھوڑ کر جا رہے ہیں، کارخانے بند ہو گئے ہیں، آئی ایم ایف والے پیسہ دے رہے ہیں، بڑے خوش ہو رہے ہیں تالیاں بجا رہے ہیں، مبارکبادیں دے رہے ہیں، اوہ بھکاریو! اس میں مبارکی کی کیا بات ہے؟ اور ایک روپیہ بھی ہمارے لئے استعمال ہوا ہے اس میں، میں بتا رہا ہوں، ذمہ داری سے بتا رہا ہوں، یہ وہی سود کی قسطیں ہیں جو نہیں اتاری گئیں پچھلے دو سال میں، اور ابھی چھ مہینوں میں اسی میں یہ جائے گا، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ملک کے عوام اس وقت روڈوں پہ نکلے ہیں، کیوں نکلتے ہیں؟ کہ ان سے ان کا حق چھینا گیا اور مزید چھینا جا رہا ہے، یہ آواز ان کے کانوں میں نہیں جا رہی، وہ اپنے آپ کو بیوقوف بنا رہے ہیں، کبھی قوم و تاریخ معاف نہیں کرے گی اس کو، آپ کو میں چیلنج دیتا ہوں، چیلنج ہے کہ کرو جلسے، کیوں نہیں کرتے ہو؟ بلاؤ بلاول کو یہاں پہ، کرے جلسہ، کیوں نہیں کرتا؟ میں سندھ جاتا ہوں، مجھے بھی کرنے دو، اب وہ لفظ نہیں کہوں گا، پھر تو غیر ذمہ دارانہ الزام ہم پہ آئے گا پنجاب کا، مریم نواز صاحبہ! آپ آئیں، اتنا بڑا لیڈر، والد تین دفعہ پرائم منسٹر، مانسہرہ میں جلسہ کرو، بلالیں، آجاؤ اور کرو، پشاور میں کرو اور میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں Floor of the House کہ جلسہ ضلع میں کریں گے، اس ضلعے سے باہر کسی کو لے کر بھی نہیں جائیں گے، دعوت بھی نہیں دیں گے، پورے پاکستان سے نکلو، ہم نہیں دیں گے لیکن تم اگر اس طرح کرو گے تو پھر تم نے حال دیکھ لیا کہ قوم جاگ چکی ہے، یہ آنسو گیس، اس کا خوف ختم ہو چکا ہے، آپ گولیاں مار رہے ہو، اس کا بھی ختم ہو جائے گا، پھر کیا کرو گے، اس کے بعد کیا کرو گے؟ آنسو گیس کا خوف ختم ہو گیا ہے، آپ نے دیکھ لیا ہے ناں، اب اس کے بعد ربڑ والی گولیاں مار رہے ہو اور دوسری گولیاں ہمارے اوپر مار رہے ہو، ربڑ کی گولیاں بھی ختم ہو گئیں، ابھی گولیاں چلا رہے ہیں، منہ ایسا ہے، اس کو ایسے کر لو گے، کیا ہو جائے گا، اس کے بعد کیا ہو گا؟ پھر اس کے آگے تو کچھ نہیں ہے، وہ سٹیج بھی یہاں تک آچکی ہے، اگر چاہتے ہو یہ سٹیج، تو ٹھیک ہے ہمارے سینے حاضر ہیں، حاضر ہیں ناں، کھڑے ہو کر بتاؤ،

کھڑے ہو جاؤ، (تالیاں) حاضر ہیں، حاضر ہیں، تمہارے سینے حاضر ہیں، ان شاء اللہ اس ملک کیلئے، اس قوم کیلئے ہمارے سینے حاضر ہیں، مر جائیں گے لیکن غلامی قبول نہیں کریں گے، اصلاح کر لو ورنہ سزا کیلئے خود بھی تیار رہو۔ میں آخر میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سپیکر صاحب! آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے پورا امید ویقین ہے کہ میری اس آج کی بات کے بعد اگر وہ لوگ جو فیصلے کر رہے ہیں، فیصلہ سازوں نے اگر صحیح سوچ کی طرف کوئی آگے قدم نہ بڑھایا تو سمجھ جانا پوری قوم، پاکستان کی پوری قوم سے مخاطب ہوں کہ یہ ہمارے نہیں ہیں، پھر یہ ہمارے وفادار نہیں ہیں، اگر میں کہوں غدار ہیں پھر تو اس کے بعد بھی اگر انہوں نے نہ کیا، پھر میں سمجھتا ہوں یہ غداری ہے لیکن مجھے ان شاء اللہ پورا یقین ہے۔ چونکہ ادارے Collective سوچ رکھتے ہیں، جتنے بھی ادارے ہیں، عدلیہ! آپ سے ہمیں امید ہے، وکلاء برادری! آپ سے ہمیں امید ہے کہ آپ بیٹھیں، یہ کیا ہو رہا ہے؟ پچیس کروڑ عوام کا فیصلہ ایک شخص کیلئے، ایک شخص کیلئے آپ آئین میں ترمیم کر رہے ہیں، مجھے یقین ہے ان شاء اللہ کہ اداروں میں وہ لوگ جو چاہتے ہیں اور ان شاء اللہ سب چاہتے ہیں، سب چاہتے ہیں ان شاء اللہ، صرف یہ ہے کہ وہ اندر کی جو چیز ہے وہ باہر آنے کیلئے ٹائم لگ سکتا ہے، ان شاء اللہ اب قوم کی پوزیشن دیکھ کر ان شاء اللہ ان شاء اللہ مجھے یقین ہے کہ وہ بیٹھیں گے، تمام ادارے بیٹھ کر ایک فیصلہ کریں کہ اس ملک کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے، ہم تو کہتے ہیں Free and fair election کراؤ، پاکستان کے آئین کی پاسداری ہو، آئین کا تحفظ ہو، قانون کی پاسداری ہو اور کوئی بھی شخص جتنا بھی طاقتور بن جائے، کسی کے ساتھ زیادتی نہ کر سکے بس اور ایک آزادی کا جو مزہ ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے، وہ تو ہے ہی، تو ان شاء اللہ پوری امید و یقین ہے ان شاء اللہ کہ وہ اس طرف بڑھیں گے اور میں انتظار کروں گا، میں انتظار کروں گا اس بات کا کہ ان شاء اللہ جلد پاکستان کیلئے ایک اچھا فیصلہ سامنے آئے گا۔ باقی اقبال خان، میں نے آپ کی مثال دی ہے، آپ کا جواب اب دے سکتے ہیں کیونکہ میں نے مثال اس لئے دی ہے کیونکہ آپ ایک دن بولو گے، ایک دن آپ بولو گے، (مداخلت) ایک منٹ، ایک دن آپ بولو گے یار، ضیاء اللہ آفریدی ہمارا اور دوسرے بہت سے لوگوں کا Colleague تھا ناں، (تالیاں) ایک منٹ، اب میں آخری بات کر رہا ہوں کہ ضیاء اللہ آفریدی ہمارا Colleague تھا، اچھا Colleague تھا، میرا تو وہ اچھا دوست بھی تھا، اس دن بول پڑا ہے ناں، اس دن بولا ناں، اس دن کیا بولا اس دن؟ ایک نئی پارٹی بنا کر، اس پارٹی کا پورے پاکستان کا وہ ترجمان تھا، ایسا ہی ہے ناں، وہ کیا بولا ہے اس دن؟ ضیاء اللہ بنگش، کیا بولا اس دن؟ کہ میں گلگت میں روپوش تھا، میری بیٹیوں کو اٹھا لیا، مجھے کہا، نہیں آتے ہو تو یہ حالت ہے، یہ کل آپ کی بیٹی بھی ہو سکتی ہے، آپ کی بھی ہو سکتی ہے، میری بھی ہو سکتی ہے، تو خدا کے لئے اگلے کی بیٹی اور ماں پہ اور بہن پہ غیرت کھاؤ ورنہ تمہاری ماں اور بہن پہ بھی کوئی غیرت نہیں کھائے گا، لوگ مذاق اڑائیں گے، لوگ خوش ہوں گے، لوگ ترس بھی نہیں کھائیں گے، لوگ منہ سے بھی نہیں کہیں گے کہ زیادتی ہوئی، لوگ کہیں گے اچھا ہوا ان کے ساتھ، ان کے لئے میرا یہ میسج ہے، اگر کسی کو اچھا لگے یا برا لگے، یہ ایک Clear message ہے، اچھی نیت کے ساتھ ہے اور اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں، ٹھیک ہے جی۔ قیدی نمبر 804، قیدی نمبر 804۔ تھینک یو سر۔

(تالیاں اور نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بات سنیں، جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، (شور) بات سنیں، سنیں اقبال صاحب، آپ ادھر آ جائیں، او بھئی! ادھر آ جاناں، ادھر آ جائیں، ایک منٹ، ادھر آ جا، اچھا اقبال صاحب، آپ بولیں، اور اچھا اس طرح ہے، (شور اور قطع کلامیاں) میری بات تو سنیں ناں، سر، سن لیں، یہ نہیں، میری ایک بات سنیں۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): برداشت نہیں ہے، نہیں ہے برداشت۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پختون یار، پختون یار، بڑا افسوس ہے۔

The sitting is adjourned till 03:00 p.m., Monday, 7th October, 2024.

اور اسی ایجنڈے پر کل بات کریں گے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 07 اکتوبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)